عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ ملتان

لولاک

رجب المرجب ۱۴۲۲ھ
اکتوبر ۲۰۰۱ء

شمارہ ۷ جلد ۳۸/۵

دینی مدارس میں مداخلت اور جہادی تنظیموں پر پابندی ایک خوفناک سازش

خطاب: مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ

ایک قادیانی کے ساتھ زیادتی

وقائع حیات، سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام

مجلس تحفظ ختم نبوت ورنگل کے زیر اہتمام سہ روزہ ردِ قادیانیت پروگرام کی رپورٹ

مکتوبات اکابر

حضورؐ کی پیشین گوئی اور ختم نبوت کی حفاظت

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام اور قرآنِ کریم

بانی، مجاہد ختم نبوت، حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ نمبر 7 جلد نمبر 5/38

قیمت فی شمارہ ــــــــ ۱۰

سالانہ ــــــــ ۱۰۰

بیرون ملک ۱۰۰۰ روپے پاکستانی

زیر سرپرستی

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

صاحبزادہ طارق محمود

حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

رانا محمد طفیل جاوید

قاری محمد حفیظ اللہ

بیاد

- امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
- مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
- مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
- مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
- حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
- فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
- شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
- شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
- حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ
- حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
- حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
- حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی
مولانا مفتی جمیل خان
مولانا محمد اکرم طوفانی
مولانا خدا بخش شجاع آبادی
مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن
مولانا محمد نذیر عثمانی
مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا قاضی احسان احمد
مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی

مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا بشیر احمد
حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا احمد بخش
مولانا غلام حسین
چوہدری محمد اقبال
مولانا غلام مصطفےٰ
مولانا محمد قاسم رحمانی

رابطہ، دفتر مرکزیہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان۔ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

دینی مدارس میں مداخلت	اداریہ	3

مواعظ

خطاب مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ	ادارہ	7

مقالات ومضامین

حضور ﷺ کی پیش گوئی اور ختم نبوت کی حفاظت	مولانا رحمت اللہ	13
سیدنا عیسیٰ علیہ السلام	حافظ محمد اقبال رنگونی	21
حیات مسیح اور قرآن کریم	مولانا فقیر اللہ اختر	33
ایک مخلص قادیانی کے ساتھ زیادتی	پروفیسر منور احمد ملک	40
مکتوبات اکابر	ادارہ	42
حاصل مطالعہ	مولانا اللہ وسایا	48
ورنگل انڈیا میں سہ روزہ رد قادیانیت پروگرام	مولانا سید محمد ایوب	52
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	58
تبصرہ کتب	ادارہ	63

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمتہ الیوم!

دینی مدارس میں مداخلت اور جہادی تنظیموں پر پابندی

ایک خوفناک سازش

دینی مدارس سے متعلق آرڈی نینس اور سندھ میں جہادی تنظیموں پر کریک ڈاؤن کیے بعد دیگرے حکومت کے تہلکہ خیز اقدامات ہیں۔ 18 اگست کو صدر مملکت نے دینی مدارس کے تعلیمی نظام کو بہتر بنانے کے لئے ان کے تعلیمی بورڈ کا آرڈی نینس جاری کیا۔ جس کی تفصیل اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ آرڈی نینس کے تحت کسی بھی شخص کو دینی مدارس کے جائزے کے لئے بھیجا جاسکے گا۔ بورڈ سے الحاق کرنے والے مدرسے بورڈ کا وضع کردہ نصاب پڑھانے کے پابند ہوں گے۔ آرڈی نینس کے خلاف قانونی چارہ جوئی ممکن نہ ہوگی۔

دینی تعلیمی بورڈ کے قیام کا مقصد بظاہر خوش آئند محسوس ہوتا ہے لیکن دینی طبقے اصلاح احوال کے خوبصورت نام پر اسے دینی مدارس میں مداخلت تصور خیال کرتے ہیں۔ یہ آرڈی نینس غیر متوقع نہیں ہے بلکہ ایک مدت سے ان خدشات کا اظہار کیا جارہا تھا کہ حکومت دینی مدارس کو کنٹرول کرنا چاہتی ہے۔ حکومت کے اقدام کے خلاف صدائے بازگشت سنائی دینا چاہتی تھی کہ تیسرے روز حکومت نے سندھ میں جہادی تنظیموں کے خلاف آپریشن کا اعلان کردیا۔ بورڈ آویزاں کرنے‘ چندہ جمع کرنے اور دفاتر قائم کرنے پر پابندی عائد کردی گئی۔ کراچی میں 70 کے قریب دفاتر سیل کیے گئے۔ 300 کارکنوں کو گرفتار کیا گیا اور چندہ جمع کرنے کی صندوقچیاں اٹھائی گئیں۔ حکومت کے ہر دو اقدامات سے قبل صدر مملکت نے انسداد دہشت گردی کا ترمیمی آرڈی نینس جاری کیا تھا۔ جس کے بعد لشکر جھنگوی اور سپاہ محمد پر پابندی عائد کی گئی تھی۔ لطف کی بات یہ کہ دونوں انتہا پسند تنظیمیں زیر زمین کام کرتی ہیں اور ان کے دفاتر کا وجود ہی نہیں۔ حکومت ہر دو دہشت پسند تنظیموں کا نیٹ ورک توڑنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ قبل ازیں ناجائز اسلحہ کی وصولی کا ایک مقصد یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ ان دہشت گرد گروہوں کو نبٹا کیا جائے۔ اس میں شک نہیں کہ مذہبی دہشت گردی نے ملک اور قوم کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لشکر جھنگوی اور سپاہ محمد پر حکومتی پابندی کا ملک بھر میں خیر مقدم کیا گیا ہے۔ جہاں تک جہادی تنظیموں پر پابندی اور دینی مدارس کے کنٹرول کرنے سے متعلق آرڈی نینس کا تعلق ہے مختلف مکاتب فکر کے طبقات کے علاوہ عوام

الناس نے بھی رد عمل کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس رد عمل سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ عوام جہادی تنظیموں اور دینی مدارس کو کنٹرول کرنے کے اقدامات کو ایک ہی نکتہ نگاہ سے دیکھتے ہوئے مداخلت فی الدین سمجھتے ہیں۔

جہادی تنظیموں پر پابندی کے حوالہ سے دلچسپ پہلو یہ ہے کہ حکومت کے ذمہ دار افراد کے بیانات میں تضاد پایا جاتا ہے۔ صدر مملکت کے پریس سیکرٹری راشد قریشی کا کہنا ہے کہ پاکستان میں جہادی سرگرمیاں ہیں نہ کسی کارکن کو گرفتار کیا گیا ہے۔ یہ تاثر بالکل غلط ہے کہ پاکستان میں جہادی تنظیمیں موجود ہیں یا مجاہدین کی بھرتیاں ہو رہی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ صرف فرقہ وارانہ دہشت گردی میں ملوث افراد گرفتار کیے گئے ہیں۔ راشد قریشی کی معلومات کہاں تک درست ہیں لیکن اخباری اطلاعات کے مطابق کراچی میں جہادی گروہوں سے منسلک تین سو کارکن گرفتار کیے جا چکے ہیں۔ بعض اخبارات میں ان کے فوٹو بھی شائع کیے ہیں۔ ادھر وفاقی وزیر داخلہ معین الدین حیدر کا کہنا ہے کہ حکومت جہادی تنظیموں پر سختی سے عمل درآمد کرائے گی۔ وفاقی وزیر مذہبی امور ڈاکٹر محمود احمد غازی کا بیان دونوں سے مختلف ہے۔ موصوف کہتے ہیں کہ جہادی تنظیموں پر کوئی پابندی نہیں لگائی گئی۔ جہاد پر ہمارا وہی موقف ہے جو قرآن واحادیث میں بیان کیا گیا ہے۔ جہاد اسلام کا پانچواں رکن ہے۔ حکومت جہاد بند نہیں کرنا چاہتی۔ مجاہدین کی اخلاقی حمایت جاری رکھیں گے۔

وزیر داخلہ' مذہبی امور اور صدر مملکت کے پریس سیکرٹری' تینوں ذمہ دار ارباب بست وکشاد کے بیانات میں کس قدر تضاد پایا جاتا ہے حکومت کی نااہلی کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو گیا۔ جنرل پرویز مشرف کی حکومت میں این جی اوز نمائندوں کی بھرمار ہے۔ ان کی حکومت کے بارے میں اس تاثر میں روز بروز پختگی آرہی ہے کہ ان کی حکومت امریکی ایجنڈے پر عمل درآمد کرا رہی ہے۔ تحفظ ناموس رسالت قانون کا خاتمہ' جداگانہ طریق انتخاب قادیانیوں سے متعلق آئینی ترمیم' دینی مدارس کا کنٹرول' جہادی تنظیموں پر پابندی' فحاشی وعریانی کی سرکاری سطح پر سرپرستی' اسلامی اقدار کا خاتمہ' ایٹمی پروگرام کا رول بیک کیا جانا' یہ سبھی باتیں امریکی ایجنڈے کی ترجیحات میں شامل ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ حکومت شروع دن سے اسلامی تشخص سے بے اعتنائی برت رہی ہے۔ ٹیلی ویژن' کیبل ڈش' انٹرنیٹ کو اس قدر سستا کر دیا گیا ہے کہ فحاشی وعریانی کا سیلاب شہریوں کے گھروں کی دہلیز پر کھڑا ہے۔ رقص وسرود کی محفلوں' مخلوط پروگراموں' جشن اور میلوں کے نام پر فحاشی وعریانی کو سرکاری سطح پر حوصلہ افزائی کے ذریعہ فروغ دیا گیا ہے۔ جنرل پرویز مشرف کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ کمال اتاترک سے متاثر ہیں اور وہ پاکستان میں ترکی کی طرز پر نظام قائم کرنا چاہتے ہیں۔ حکومتوں کی پالیسیاں ان کے عزائم کی آئینہ دار ہوتی ہیں۔ گزشتہ برس حکومت نے تحفظ ناموس رسالت قانون کو ختم کرنے کی کوشش کی لیکن عوام کے جذبات اور تیور دیکھ کر حکومت

اپنے ارادے سے باز آگئی۔ میٹرک کے نصاب تعلیم میں دینیات کے باب میں سے ختم نبوت کا باب ختم کیا گیا۔ نصاب تعلیم سے کافرین کی تکذیب کے علاوہ جہاد سے متعلق آیات کو بھی خارج کیا گیا۔ حکومت اپنے عمل سے امریکی ایجنڈے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں پوری مستعدی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔

دینی مدارس سے متعلق آرڈی نینس ملک گیر سطح پر نافذ کیا گیا۔ جب کہ جہادی تنظیموں پر پابندی کے عمل کو صرف صوبے تک محدود رکھا گیا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حکومت جہادی تنظیموں پر پابندی جیسے اقدام سے خود خائف ہے اور وہ عوام کا رد عمل دیکھ کر اگلی کارروائی کرنا چاہتی ہے۔ جہادی تنظیموں کا وجود ایک صوبے تک محدود نہیں بلکہ جہادی تنظیمیں پورے ملک میں سرگرم ہیں۔ بی بی سی نے جہادی تنظیموں کے خلاف کریک ڈاؤن پر تبصرہ کرتے ہوئے اسے محض رسمی کارروائی قرار دیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جہادی گروہوں کے خلاف حکومتی اقدام کا انحصار رد عمل پر منحصر ہوگا۔ اس میں شک نہیں کہ حکومت نے دینی مدارس کو کنٹرول کرنے اور جہادی تنظیموں پر پابندی لگا کر ایک بڑا خطرہ مول لیا ہے۔ کیونکہ مذہبی جماعتیں اور دینی شخصیات عوام الناس میں بہر طور اثر رکھتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے دیدہ دلیری سے اٹھائے جانے والے اقدامات پر حکومت کو یقیناً امریکی اعتماد حاصل ہوگا۔ وہ نوازش اور انعام کی مستحق ٹھہرے گی۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق امریکی کانگریس نے پاکستان کے لئے امداد کی منظوری دینے کا عندیہ دیا ہے جبکہ آئی ایم ایف کی جانب سے 60 کروڑ ڈالر کا قرضہ حکومت حاصل کر چکی ہے اور مزید قرضہ کا حصول حکومت کی کارکردگی پر منحصر ہے۔

ہمارے دینی مدارس روح جہاد کی کھیتیاں ہیں۔ جہادی تنظیموں کو یہیں سے خام مال میسر آتا ہے۔ اس لئے بھی ان اداروں کو کنٹرول کرنا ضروری ہے۔ حکومت کے دونوں اقدامات کا مقدمہ ایک ہی ہے کہ جہادی تنظیموں کے ذریعے تیزی سے فروغ پانے والے جذبہ جہاد کو قابو کیا جائے۔ یہی بات امریکی ایجنڈے کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ جہادی تنظیموں کے خلاف کوئی سی کارروائی کا زیادہ تر فائدہ کسی ملک کو پہنچ سکتا ہے تو وہ بھارت ہے۔ اس پہلو کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ جہادی تنظیموں پر پابندی کا فیصلہ آگرہ مذاکرات سے واپسی کے بعد کیا گیا۔ صدر مملکت جنرل پرویز مشرف کے دورہ بھارت کے موقع پر یہ پیشکش کی گئی کہ اگر پاکستان سرحد پار دہشت گردی بند کرنے میں مدد کرے تو بھارت کشمیر پر مذاکرات کے لئے آمادہ ہو سکتا ہے۔ ایسا ممکن نہیں کہ بھارت کو مسئلہ کشمیر پر مذاکرات کے لئے آمادہ کرنے کے لئے یہ اقدام اٹھایا گیا ہو۔ اس وقت مقبوضہ کشمیر میں جہادی سرگرمیوں کے باعث بھارت کی پریشانی عیاں ہے۔ مجاہدین کی کارروائیوں سے بھارتی حکومت عاجز آ چکی ہے۔ اس وقت سات لاکھ بھارتی فوج مقبوضہ کشمیر میں ایک غیر یقینی صورتحال میں مبتلا ہے۔ جنگی اخراجات بھارتی حکومت کے لئے سوہان

روح بن گئے ہیں۔ ناکامیوں اور بھارتی فوج کی مسلسل ہلاکت کے باعث بھارتی فوج کا مورال بھی پست ہو گیا ہے۔ مقبوضہ وادی میں بھارت کا معاملہ "نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن" کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ مجاہدین کے سرفروشانہ کارناموں کی بدولت بھارتی پولیس اور فوج کے اعصاب اب جواب دینے لگے ہیں۔ ان حالات میں جہادی تنظیموں پر پابندی کا سب سے زیادہ فائدہ بھارت کو ہوگا۔ پاکستان میں یہ کارروائی مقبوضہ کشمیر میں پڑی نیم مردہ عسکری قوت کو آکسیجن دینے کے مترادف ہے۔ ماضی میں کئی مواقع پر ہم نے بھارت کے ساتھ نرمی بلکہ رحم دلی کا مظاہرہ کیا۔ جس کا خمیازہ ہمیں بعد میں بھگتنا پڑا۔ کارگل کے محاذ پر ہم نے ایک سنہری موقع گنوا دیا۔ اس نیکی کے جواب میں بھارتی فوج کے ہاتھوں ہمارے تین ہزار فوجی شہید ہوئے۔ اب جبکہ مقبوضہ کشمیر میں بھارت دباؤ کا شکار ہے اسی دباؤ میں اضافہ کر کے ہی مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے بھارت کو مجبور کیا جا سکتا ہے۔ جہادی تنظیموں پر پابندی کا مقصد کشمیر میں مجاہدین کی کارروائیوں کو بے اثر کرنا ہے۔ کیا یہ اقدام بھارت کے لئے طمانیت کا باعث نہیں بنے گا۔ دباؤ کے کم ہوتے ہی مسئلہ کشمیر پر بھارت کی سوئی اپنی پرانی جگہ جا کھڑی ہوگی۔

افغانستان میں روس کی ناقابل یقین شکست اور پسپائی کے بعد بین الاقوامی سطح پر جذبہ جہاد کو فروغ حاصل ہوا ہے۔ افغانستان کی جنگ کے بعد عملی جہاد کا لاوا کشمیر میں منتقل ہو چکا ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں آئے روز مجاہدین کی شہادتوں کے باوجود تحریک جہاد کو ایک نیا ولولہ اور جوش و خروش مل رہا ہے۔ جہادی تنظیموں پر پابندی کشمیر کی آزادی کی تحریک کو سرد کرنے کی ایک گہری سازش ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ بھارت پاکستان سے پانچ گنا بڑا ملک ہے۔ ایٹمی طاقت ہونے کے باعث پاکستان برابری کی بنیاد پر مسئلہ کشمیر کے حل میں اہم کردار ادا کرنے کے قابل ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے یہ موزوں ترین وقت ہے۔ اگر اب مسئلہ کشمیر حل نہیں ہوتا تو پھر اس کے حل کے امکانات معدوم ہو جائیں گے۔

جہادی تنظیموں پر پابندی اور دینی مدارس کو کنٹرول کا آرڈی ننس ایک ہی وقت میں دو اہم اقدامات کو خاص تناظر میں دیکھا جائے تو یہ پاکستان کے خلاف ایک اور گہری سازش کی غمازی بھی کرتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ فوج اور عوام کے درمیان پیدا شدہ نفرت بھی ایک سازش ہے۔ ہم اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتے۔ کاروباری طبقہ کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔ فوج کے خلاف نفرت کی شدت کو ہوا دینے میں بجلی' سوئی گیس' پٹرول' مٹی کا تیل کی قیمتوں نے اضافہ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ جہادی تنظیموں پر پابندی کے خلاف دینی طبقہ اور مذہبی سیاسی جماعتوں میں خاصا اضطراب پایا جاتا ہے۔ پابندی کے بعد جہادی تنظیموں کے سربراہوں اور رہنماؤں نے شدید ردعمل کا مظاہرہ کیا ہے۔ ان کے بیانات سے تلخی اور غصہ نمایاں نظر آتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ عوام اور فوج

بقیہ: صفحہ 12 پر

ادارہ

آخری قسط

بدعات

خطاب: مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

حضور ﷺ کی سنت اور طرز عمل کی حفاظت تا کہ ہر امتی اپنے ہر عمل میں آپ کی کامل پیروی کر سکے مثلاً ایک شخص کی خواہش ہو کہ ہر بات میں حضور ﷺ کی سنت پر چلوں۔ پوری زندگی کا ایک ایک لمحہ آپ کے طرز اور طریق پر گزار دوں۔ ظاہر ہے کہ بن دیکھے کون ہے جو حضور ﷺ کے رات دن کے معمولات بتائے کہ حضور ﷺ سویا کب کرتے تھے کسی کو کیا معلوم کہ کب سوتے تھے؟۔ ہاں! بیوی بتا سکتی ہے کہ کب سویا کرتے تھے اور کیسے سویا کرتے تھے۔ لیٹنے اور سونے کا طرز بھی بیوی ہی بتا سکتی ہے۔ ایک شخص کی خواہش ہے کہ رات کو جاگوں اور عبادت کروں ساتھ ہی دل چاہتا ہے کہ اس وقت جاگا کروں جب حضور ﷺ جاگا کرتے تھے تو رات کو حضور ﷺ کے بیدار ہونے کا وقت نہ حضرت ابو بکر بتا سکتے ہیں نہ حضرت عمر بتا سکتے ہیں نہ حضرت عثمان و علی بتا سکتے ہیں۔ یہ تو اپنے اپنے گھروں میں سویا کرتے تھے۔ انہیں کیا خبر کہ حضور ﷺ کب جاگا کرتے تھے یہ تو حضرت خدیجہؓ بتا سکتی ہیں یا حضرت عائشہؓ بتا سکتی ہیں یا حضرت حفصہؓ بتا سکتی ہیں یا کوئی اور بیوی بتا سکتی ہے کہ حضور ﷺ رات کو کس وقت اٹھا کرتے تھے اور کتنی نفل پڑھا کرتے تھے اور ان نفلوں میں کتنا قرآن پڑھا کرتے تھے۔ رکوع لمبا ہوتا تھا یا سجدہ لمبا ہوتا تھا۔ جب اٹھتے تھے تو کیا دعا پڑھی تھی جب بستر پر لیٹے تھے تو کیا دعا پڑھی تھی۔ یہ جو ساری زندگی ہے حضور ﷺ کی راتوں کی وہ کوئی مرد نہیں بتا سکتا وہ بیویاں ہی بتا سکتی ہیں لیکن ایک عورت ساری زندگی کو یاد نہیں رکھ سکتی۔ اس لئے ایک سے زائد کئی بیویاں اور بیک وقت زیادہ سے زیادہ 9 بیویاں آپ کے نکاح میں منجانب اللہ لائی گئیں تا کہ پیغمبر ﷺ کی رات کی سنتیں دنیا تک پہنچ سکیں۔

اب ایک بات قابل وضاحت رہ گئی کہ یہ کیسے اور کہاں سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے اتنے نکاح اللہ تعالیٰ کی مرضی اور منشاء سے ہوئے۔ ہمیں یہ کہاں سے معلوم ہوا تو میں حضور ﷺ کی زندگی کے ایک بہت اہم واقعہ سے اس کی دلیل پیش کرتا ہوں۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ پر جب منافقین نے بہتان باندھا تو حضور ﷺ 40 دن مسلسل بہت آزردہ اور پریشان رہے۔ مختلف مراحل میں سے ایک منزل اور اسٹیج ایسی آئی کہ چیدہ چیدہ حضرات صحابہ کرامؓ کو اکٹھا کر کے آپ ﷺ نے یہ دریافت فرمایا کہ کیا میں طلاق دے دوں یا نہ دوں۔ صحابہ کرامؓ میں سے

ایک صاحب نے کہا کہ طلاق دے دیں بیویاں اور بہت مل جائیں گی۔بعد میں حضرت عائشہ صدیقہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ اگر تمام مسلمان میری طلاق کا مشورہ دیتے تو مجھے صدمہ نہ ہوتا جس نے میری طلاق کا مشورہ دیا وہ میرا بیٹا تھا۔بیٹے ماؤں کو بچایا کرتے ہیں بیٹے ماؤں کو پھنسایا اور اجاڑا نہیں کرتے۔

خیر! تو آپ ﷺ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب کبھی کسی اہم معاملہ میں مشورہ کرتے تھے تو حضرت عمرؓ سے ضرور مشورہ لیا کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ کی رائے اور مشورہ کے بغیر آپ ﷺ مشورہ کو پورا نہیں مانتے تھے۔ اگرچہ مرتبہ ابوبکر صدیقؓ کا زیادہ تھا لیکن حضور ﷺ کو حضرت عمرؓ کی رائے پہ اتنا اعتماد تھا کہ حضرت عمرؓ کے مشورہ کے بغیر مشاورت کو ادھورا سمجھتے تھے۔ حضرت عمرؓ کی اپنی یہ عادت تھی کہ دوران مشاورت جب دوسرے مشورہ دینے میں جلدی کر کے رائے اور مشورہ دے دیتے تو پھر حضرت عمرؓ خاموش رہتے تھے۔دوسروں کے مشورہ کے خلاف مشورہ نہیں دیتے تھے۔

جیسا کہ جنگ بدر کے بعد بدری قیدیوں کے متعلق دوران مشاورت جب اکثر صحابہ کرامؓ نے فدیہ لے کر قیدیوں کو چھوڑنے کی رائے دی تو حضرت عمرؓ جن کی رائے مختلف تھی خاموش اور چپ رہے۔یہاں بھی ایسا ہی ہوا حضرت عمرؓ موجود تھے لیکن خاموش رہے تو حضور ﷺ نے پوچھا عمرؓ آپ نہیں بولے اور کیوں نہیں بولے تم بولو اور مشورہ دو تو حضرت عمرؓ کہنے لگے۔

حضور ﷺ !اس نازک اور اہم ترین معاملہ میں عمرؓ کیا مشورہ دے سکتا ہے۔ہاں! میرا ایک سوال ہے اس کی وضاحت فرما دیجئے۔کیا یہ تمام نکاح آپ ﷺ نے اپنی مرضی سے کئے یا اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ سب نکاح کئے تو حضور ﷺ نے مسکرا کر فرمایا کہ صرف میری مرضی نہ تھی خدا تعالیٰ کا حکم تھا تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا اگر خدا تعالیٰ کا حکم اور انتخاب تھا تو جس طرح باپ اپنے بیٹے کے لئے غلط رشتہ منتخب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کیونکر اپنے محبوب ﷺ کے لئے غلط رشتہ کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ حضرت عمرؓ کے سوال اور حضور ﷺ کے جواب سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ نے جس جس عورت سے نکاح کیا وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیا۔ چنانچہ حضور ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے علیحدگی کا ارادہ ملتوی کر دیا۔یہاں پر ایک اور سوال ذہن میں ابھرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے لئے بیوہ عورتیں کیوں تجویز کیں۔

میرے بھائی !اللہ تعالیٰ نے زیادہ بیویاں اپنے نبی کے لئے تجویز کی ہوتیں تو ضرور کنواری تجویز کی ہوتیں۔چونکہ زیادہ بیویوں کا تجویز کرنا وہ دین کی خاطر تھا۔دین کی اشاعت 'دین کی حفاظت 'دین کا تحفظ مقصود تھا تو سمجھدار 'ذی رائے 'ذی فہم 'تجربہ کار عورتیں آپ ﷺ کے نکاح کے لئے تجویز کی گئیں۔ جن کو نہ کھانے کا

شوق' نہ پہننے کا شوق' نہ مہندی کا شوق' نہ زیور کا شوق' نہ چوڑیوں کا شوق' نہ سرخی کا شوق' نہ پاؤڈر کا شوق' نہ قیمتی لباس کا شوق' نہ ہنسنے اور خوش طبعی کا شوق۔ ایسے تمام شوق ان کے ختم ہو چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے وہ بیویاں تجویز کیں جو خود بھی راتوں کو جاگنے والی تھیں۔ تہجد پڑھنے والی تھیں۔ خدا کو یاد کرنے والی تھیں۔ جو خود چاشت اور اشراق کی پابند تھیں اور آپ ﷺ کے رات کے اٹھنے' نفل پڑھنے' قرآن پڑھنے' رکوع کرنے' سجدہ کرنے کو بھی دیکھنے والی تھیں۔

پھر اگر اللہ تعالیٰ ایسی عورتیں تجویز فرماتے جن کو اولاد ہوتی تو ایک ایک بچہ ہونے کی صورت میں 12 بچے ہو جاتے ہیں۔ دو دو بچے ہونے کی صورت میں 24 بچے ہو جاتے ہیں۔ اس سے بھی زیادہ ہو سکتے تھے تو گھریلو ضروریات' بچوں کی دیکھ بھال میں کار نبوت کا کام ضرور متاثر ہوتا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے اولاد اس لئے نہ دی تاکہ اولاد کا فکر نہ ہو۔ یکسوئی سے حضور ﷺ کی سنت اور طریقہ کا ان کو فکر ہو اور شریعت کی ایک ایک بات محفوظ ہوتی چلی جائے۔ میں نے اتنی لمبی تقریر کر کے یہ بتایا کہ دین در حقیقت نام ہے آنحضرت ﷺ کے طریقہ وسنت کا۔ اس طریقہ کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے یوں انتظام فرمایا کہ دنوں کے لئے تو چنداں انتظام کی ضرورت نہ تھی۔ مرد اتنے مسلمان ہو چکے تھے وہ حضور ﷺ کے دنوں کے اعمال یاد کرنے والے تھے۔ راتوں کے اعمال کی حفاظت کا انتظام اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص حکمت سے اپنے پیغمبر ﷺ کو زیادہ بیویاں نکاح میں لانے کا حکم دے کر کر دیا۔ اب ایک بات اور سمجھو جس طرح حضور ﷺ سے دین سیکھا تو ان کے بعد حضور ﷺ کے صحابہ کرامؓ سے دین سیکھا آئمہ دین سے سیکھا اولیاء کرام سے سیکھا ان ذرائع سے ہمیں دین کی ایک ایک بات کی اہمیت' عظمت اور عمل کا طریقہ معلوم ہوا۔

ایک واقعہ

ہندوستان کے مشہور بزرگ خواجہ اجمیریؒ کے شیخ کا نام خواجہ محمد عثمان ہے۔ خواجہ محمد عثمانؒ بزرگی اور معرفت الٰہی میں بہت اونچا مقام رکھتے تھے لیکن انہوں نے مروجہ کتابی علوم حاصل نہ کئے تھے۔ ہاں! اسلام میں بعض بزرگ ظاہری اور باطنی علوم کے ماہر گزرے ہیں اور بعض صرف باطنی علوم میں تو درجہ کمال رکھتے تھے لیکن قرآن وحدیث کی تشریحات' تفصیلات وغیرہ کے ماہر نہ تھے۔ خواجہ اجمیریؒ ظاہری اور باطنی دونوں علوم رکھتے تھے۔ یہ خواجہ محمد عثمانؒ کے بیعت تھے اور خواجہ محمد عثمانؒ گو کمال درجہ کے بزرگ تھے لیکن ظاہری علوم کے ماہر نہ تھے۔ ایک دفعہ خواجہ محمد عثمانؒ وضو کر رہے تھے کہ اچانک ایک عالم دین زیارت کے لئے تشریف لائے۔ خواجہ محمد عثمانؒ نے دایاں پاؤں اور بایاں پاؤں دھوتے وقت انگلیوں کا خلال کیا تو وہ عالم دین کہنے لگے۔ حضرت! آپ نے پاؤں کی

انگلیوں کا خلال سنت طریقہ کے خلاف کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ پاؤں دھوتے وقت انگلیوں کا خلال اس طرح نہیں اس طرح کرتے تھے۔ لہٰذا آپ کا وضو خلاف سنت ہوا۔ خواجہ محمد عثمانؒ نے یہ بات معلوم ہونے پر کہ میرا وضو خلاف سنت تھا بیس سال کی نمازیں دوبارہ پڑھیں۔ اس سے اندازہ کیجئے کہ حضور ﷺ کے عمل کا دین میں کیا مقام ہے۔ انگلیوں کا خلال وضو میں نہ فرض ہے نہ واجب ہے بلکہ مستحب ہے تو مستحب عمل پر حضور ﷺ کا جو طریقہ تھا جب اس پر عمل ہوگا تو مستحب عمل قبول ہوگا۔

دوسرا واقعہ

حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ کبار اولیاء میں سے گزرے ہیں۔ آپ ایک دفعہ حاجت کے لئے بیت الخلاء گئے۔ جب پہلا پاؤں اندر رکھا تو گر پڑے اور بے ہوش ہوگئے۔ خدام غشی کی حالت میں اٹھا کر کمرہ میں لے آئے۔ بڑی دیر کے بعد ہوش آیا خدام اور عقید تمندوں نے پوچھا کیا ہوا تھا؟ فرمانے لگے پیشاب کی حاجت ہوئی۔ بیت الخلاء گیا جب پاؤں اندر رکھ دیا تو یاد آیا کہ بایاں پاؤں پہلے رکھنا چاہئے تھا جائے بائیں پاؤں کے دایاں پاؤں بیت الخلاء میں رکھ دیا۔ حضور ﷺ کی سنت کے خلاف عمل ہوا اس پر میرا دھیان اس طرف گیا کہ اگر اسی حال میں میری موت واقع ہو جائے تو میری موت خلاف سنت عمل کی حالت میں واقع ہوگی۔ اس پر قیامت کے دن ہولناکی اور دہشت اور میرا عمل اور زندگی کا آخری عمل خلاف سنت اس فکر میں مارے خوف کے بے ہوش ہوگیا۔ اس واقعہ سے بھی اندازہ کیجئے کہ بزرگان دین کے ہاں سنت پر عمل کی کتنی اہمیت ہے۔

تیسرا واقعہ

حضرت لاہوریؒ کو میں نے بارہا دیکھا کہ جب خادم آپ کا جوتا مسجد کے باہر رکھ دیتا تو جوتا پہنتے وقت بایاں پاؤں جوتے کے اوپر رکھتے تھے پھر دایاں پاؤں بعد میں مسجد سے نکالتے اور اس دائیں پاؤں میں دایاں جوتا پہنتے پھر بایاں جوتا پہن کر تشریف لے جاتے تھے۔ اس طرح دو سنتیں ادا ہو جاتی تھیں۔ بایاں پاؤں مسجد سے پہلے نکالنا ایک سنت۔ دائیں پاؤں میں پہلے جوتا پہننا دوسری سنت۔ بیک وقت دو سنتوں پر عمل۔ یہ چیزیں بزرگوں کی صحبت سے حاصل ہوتی ہیں۔

چوتھا واقعہ

قصبہ رائپور ضلع جالندھر کے حافظ محمد صالح مرحوم حضرت گنگوہیؒ کے خلیفہ تھے۔ اکثر حضرت گنگوہیؒ کے پاس تشریف لے جاتے۔ ایک دفعہ گنگوہ اپنے شیخ کے ہاں حاضر ہوئے۔ حسب معمول سلام پیش کیا۔ حضرت

والا نے وعلیکم السلام فرمایا اور بس۔ دیر تک بیٹھے رہے حضرت گنگوہیؒ نے نہ مزاج پرسی کی اور نہ توجہ فرمائی۔ ظہر کی نماز پڑھ کر حاضر خدمت ہوئے پھر عصر کی نماز پڑھ کر آپ کی مجلس میں بیٹھے رہے۔ اس طرح مغرب اور عشاء کی نماز کے اوقات گزر گئے۔ حضرت گنگوہیؒ نے حافظ صالح محمد صاحب سے نہ حال پوچھا نہ ان کی طرف توجہ فرمائی۔ عشاء کی نماز اور بعد عشاء کے معمولات سے فارغ ہو کر جب حضرت اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے تو حافظ محمد صالح صاحب نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ اجازت مل گئی تو اندر تشریف لے گئے۔ کہنے لگے۔ حضرت! میں گاؤں کا رہنے والا ہوں' دیہاتی آدمی ہوں' زیادہ تہذیب بھی نہیں اور زیادہ مجھے عقل بھی نہیں۔ حضرت والا کا مجھ پر احسان اور شفقت رہی ہے۔ اس دفعہ حاضری میں حضرت والا کی عدم توجہ سے کسی ناراضگی کا خدشہ معلوم ہوتا ہے۔ وجہ معلوم ہو جائے تو اس کا تدارک کروں اور آئندہ بچنے کی کوشش کروں۔ حضرت گنگوہیؒ فرمانے لگے تم اکیلے سفر کر کے گنگوہ پہنچے یا اور بہت سے لوگ بھی آپ کے ساتھ گنگوہ آرہے تھے۔ حافظ صاحب نے عرض کی اور بہت سے لوگ گنگوہ آرہے تھے اس پہ حضرت فرمانے لگے کل گنگوہ کا مشہور میلہ تھا۔ مزار کا میلہ 'بدعات' اس میں ہونے والے افعال 'خلاف اسلام اور خلاف سنت' تم نے مزار کے میلہ کی بدعات میں شریک ہونے والے لوگوں کے ساتھ مل کر کیوں سفر کیا۔ اس وجہ سے میں تمہارے ساتھ ناراض ہوں تو گویا بزرگوں کے ہاں دین و سنت کی اتنی اہمیت ہے کہ بدعات کا ارتکاب کرنا تو در کنار ان کے ساتھ شریک سفر ہونے کی بھی اجازت نہیں۔ بدعت اتنی مذموم چیز ہے اس سے ہر حال میں بچنا چاہئے۔ سنت پر عمل پسندیدہ چیز ہے اس پر کاربند رہنا چاہئے۔

ایک نقطہ

حضور ﷺ کا کسی عبادت میں جو طریقہ ہوگا اسے ہم سنت کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے کسی نیک عمل میں جو طریقہ اختیار کیا اس میں ضرور کوئی نہ کوئی مصلحت اور حکمت ہوگی۔ جب آپ ﷺ کا وہ طریقہ چھوڑ دیا جائے گا تو حکمت ختم ہو جائے گی۔

پانچواں واقعہ

لو! اب میں سنت پر عمل کرنے کی برکات پر حضرت جنید بغدادیؒ کا واقعہ سنا کر اپنی تقریر کو سمیٹتا ہوں۔

حضرت تھانویؒ کے مواعظ میں میں نے کہیں پڑھا ہے کہ موت کے لمحات کے قریب حضرت جنید بغدادیؒ نے خدام سے وضو کرانے کا فرمایا۔ نیم بے ہوشی اور غشی کی حالت میں وضو کرایا گیا۔ خدام جب وضو کرا چکے تو حضرت جنید بغدادیؒ نے ایک آہ بھری اور فرمایا کہ مسواک کرانا رہ گیا۔ پھر فرمایا دوبارہ وضو کرایا جائے۔ خدام عرض کرنے

لگے کہ حضرت کمزوری، نقاہت، نیم بے ہوشی، نیم غشی، اس حال میں آپ کو بہت مشکل سے وضو کرایا گیا ہے۔ مسواک کا استعمال سنت ہے۔ وضو کے فرائض واجبات پورے ہوگئے تو وضو ہو گیا۔ اس پر جنید بغدادیؒ نے ایک آہ بھری اور فرمانے لگے کہ تم مجھے قرب الٰہی کے جس مقام پر دیکھتے ہو میرا اس مقام تک پہنچنا حضور ﷺ کی سنت اور مستحبات پر عمل کرنے کی برکات کی وجہ سے ہے۔ آج میں مسواک جیسی سنت کو کیسے چھوڑ دوں۔ چنانچہ آپ کو دوبارہ وضو کرایا گیا۔ سنت کے مطابق عمل کرنے سے عبادات اور معاملات میں کیا کیا خوبیاں اور برکات ہیں اس کا اندازہ حضرت جنید بغدادیؒ کی گفتگو سے لگا لیجئے۔

غرض نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تمام دینی امور کو ادا کرتے وقت جب ہم سب حضور ﷺ کی کامل پیروی کریں گے تو یہ عمل مقبول ہوگا۔ دین میں اپنی خواہشات کو شامل کرنا دین پر عمل کرنا نہیں۔ اس لئے کہ دین آپ ﷺ کے طریقہ اور طرز کا نام ہے جسے سنت کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی اہمیت قرآن کریم میں اس طرح بیان کی ہے: "لقدکان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ" اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین!!!

بقیہ: دینی مدارس میں مداخلت

کے بعد اب جہادی تنظیموں اور فوج کے مابین نفرت کی دیواریں کھڑی کرنے کی سازش پر عمل درآمد کیا گیا۔ جہادی تنظیموں اور فوج کے درمیان محاذ آرائی ملک اور قوم کے مفاد کے منافی ہوگی۔ جہادی تنظیمیں مسلح افواج کا دست بازو ہیں۔ ماضی میں فوج اور تنظیموں کے درمیان اعتماد کا رشتہ قائم تھا جسے توڑنے کی سازش تیار کی گئی ہے۔

جو جاں مانگو تو جاں دیں گے جو مال مانگو تو مال دیں گے
مگر یہ ہم سے نہ ہو سکے گا نبیؐ کا جاہ و جلال دے دیں
ختم نبوت کالج آف کمپیوٹر سائنسز
لکڑ منڈی سرگودھا
فیس اس قدر کم کہ نہ ہونے کے برابر پاکیزہ ماحول
داخلہ جاری ہے
عریانی۔ فحاشی۔ بے حیائی اور دیگر کفریہ عقائد سے محفوظ
CCA*COM*DOM*DCA*DCG
کورسز شروع ہیں۔ دیگر حسب خواہش۔ 710474
برائے رابطہ۔ حافظ محمد اکرم طوفانی (پرنسپل کالج)

حضور اکرم ﷺ کی پیشین گوئی اور ختم نبوت کی حفاظت

تحریر: مولانا محمد رحمت اللہ مدظلہ

خاتم النبیین سید المرسلین حضور ﷺ کی نبوت کے دلائل میں جہاں معجزات ہیں وہیں پر آپ ﷺ کی وہ پیشین گوئیاں بھی ہیں جو وقتاً فوقتاً آپ ﷺ فرماتے رہے اور کچھ آپ ﷺ کی موجودگی میں اور کچھ اس عالم فانی سے آپ ﷺ کی ظاہری تشریف بری کے بعد حرف بحرف پوری ہوئیں اور جو باقی رہ گئی ہیں وہ بھی یقیناً اپنے اپنے وقت پر پوری ہوتی رہیں گی۔

منجملہ ان پیشین گوئیوں کے آپ ﷺ کی وہ مشہور پیشین گوئی ہے جو بخاری شریف اور مسلم شریف میں یوں موجود ہے کہ:

" لاتقوم الساعة حتیٰ یبعث دجالون کذابون من ثلاثین کلهم یزعم انه رسول الله. بخاری شریف ص۵۰۹ ج۱' مسلم شریف ص۳۹۷ ج۲"

ترجمہ:...... "قیامت تب تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ تیس جھوٹے دجال پیدا نہیں ہوں گے۔ جو اس بات کا دعویٰ کریں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے (رسول) ہیں۔"

یہی پیشین گوئی سنن ابوداؤد شریف میں ان الفاظ کے ساتھ پائی جاتی ہے:

" وانه سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلهم یزعم انه نبی. ابوداؤد شریف ص۲۲۸ ج۲"

ترجمہ:...... "کہ میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے جو سب کے سب یہ دعویٰ کریں گے کہ وہ نبی ہیں۔"

ان روایات میں اس بات کو حضور ﷺ نے واضح فرمادیا کہ یہ سب کے سب زبردست جھوٹے

(کذاب) بھی ہوں گے اور دجال بھی۔ گویا دجل و فریب (جس کو آج کل کی زبان میں لفظ "فراڈ" سے تعبیر کیا جاسکتا ہے) میں وہ بہت ہی آگے بڑھے ہوئے ہوں گے اور ان کا دعویٰ نبی اور رسول ہونے کا ہوگا۔

اس دجل اور فریب کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ وہ ایک طرف سے اپنے آپ کو آپ ﷺ کا امتی ہونا ظاہر کریں گے۔ تو دوسری طرف سے نبوت کا بھی دعویٰ کریں گے۔ اس سے ان کو یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ سادہ اور کم علم لوگوں کو وہ آسانی سے دھوکہ دے سکیں گے۔ جب ان کو ضرورت محسوس ہوگی تو اپنا امتی ہونا ظاہر کریں گے اور جب میدان ہموار دیکھیں گے تو نبوت یا رسالت کا دعویٰ ظاہر کریں گے۔

چنانچہ بہت سے مدعیان نبوت نے اس طرح کے دجل و فریب اور دھوکہ بازی کا اظہار کیا۔

اس دھوکہ اور دجل و فریب سے امت کو بچانے کے لئے حضرت رسول اکرم ﷺ نے یہ صاف اور واضح اعلان فرمادیا کہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔ سنن ابوداؤد شریف کے الفاظ یہ ہیں :

"وانا خاتم النبیین لانبی بعدی ۔ ابوداؤد' ترمذی"

یہ واضح اور صاف اعلان اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ اگر کوئی شخص اب اس قسم کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کی بات کو ہرگز ہرگز سنا نہیں جائے گا کیونکہ دعویٰ تو وہ سنا جاتا ہے جس کے بارے میں کوئی چیز تحقیق طلب ہو۔ حدیث کی رو سے جو شخص اس قسم کا دعویٰ کرے گا اسے صرف جھوٹا ہی نہیں بہت بڑا جھوٹا کہا جائے گا۔ یعنی دجال' فریب کار اور دھوکہ دینے والا۔ پس ایسے موقع پر ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ اس دعویٰ کرنے والے کے دعویٰ کو بلا کسی ادنیٰ تاخیر کے رد کیا جائے اور اس کے خلاف شرعی ضابطہ کے تحت کارروائی عمل میں لائی جائے۔

حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ ان کے علاوہ ایک عورت بھی نبوت کی دعویدار ہوئی۔ اس کا نام سجاح تھا۔ مستند تاریخی حقیقت ہے کہ حضور ﷺ نے اور صحابہ کرامؓ نے ان کے دعویٰ کو فوراً رد کیا اور ان کے خلاف کارروائی کی گئی۔ ان پر شرعی سزا جاری کی گئی۔ حتیٰ کہ دنیا جانتی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے چچا جان حضرت حمزہؓ (جن کو سید الشہداء کے لقب سے نوازا گیا ہے) کو وحشی نے قتل کیا تھا۔ ان ہی وحشی کو بعد میں اسلام کی توفیق نصیب ہوئی۔ چنانچہ حضرت وحشیؓ سے بعد میں جب کہا گیا کہ تم ایسے آدمی ہو کہ حضور ﷺ کے چچا جان اسلام کے بہادر سپوت' جنت میں

شہیدوں کے سردار حضرت حمزہؓ کو شہید کر دیا تھا تو حضرت وحشیؓ نے جواب دیا کہ ہاں صحیح ہے (اسلام سے قبل اگر) حضرت حمزہؓ جیسے اسلام کے سپوت اور شیر کو میں نے شہید کیا (تو اسلام لانے کے بعد) اس کے کفارہ میں مجھ کو اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت نصیب کی کہ حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کے بعد جھوٹے نبی مسیلمہ کذاب جیسے بدبخت کو میں نے ہی جہنم رسید کیا اور یہ بات حضرت وحشیؓ فخراً بیان کرتے تھے۔ نیز اسود عنسی کو حضور اکرم علیہ السلام کے مبارک زمانہ میں ہی واصل جہنم کیا گیا۔ اس سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ اب کسی بھی نبی کے آنے کی نہ کوئی گنجائش ہے نہ ہی نبوت کا دعویٰ کرنے والے شخص کی بات سنی جائے گی اور نہ ہی اس سے دلیل طلب کی جائے گی۔

حدیث پاک میں اس بات کی پیشین گوئی کی گئی ہے کہ ایک دو نہیں متعدد لوگ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کریں گے اور حضور اکرم علیہ السلام کی پیشین گوئی غلط نہیں ہو سکتی۔ لہذا وقتاً فوقتاً مختلف زمانوں میں لوگ ایسے دعوے کرتے رہے۔

اب سے ایک سو سال قبل غیر منقسم ہندوستان کے علاقہ پنجاب میں قادیان نامی قصبہ سے مرزا غلام احمد قادیانی ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ جیسا کہ حدیث میں یہ بات واضح ہے کہ یہ دعویٰ کرنے والے دجال ہوں گے یعنی فریبی اور دھوکہ باز۔ چنانچہ اس شخص کی زندگی اور تحریروں میں اس کا دجل وفریب اس قدر بھرا ہوا ہے کہ ایک عام آدمی جلدی سے اس کی دھوکہ بازی پر مطلع نہیں ہو سکتا۔ اس نے تدریجاً دعوے کئے۔ پہلے اپنے آپ کو اسی صورت میں پیش کیا جس سے مسلمانوں کو محسوس ہونے لگا کہ یہ اسلام کا نمائندہ اور وکیل ہے۔ چنانچہ غیر مسلموں اور عیسائیوں سے بحث ومباحثہ اور مجادلہ کی تحریریں شائع کیں۔ ہر ایمان والا شخص ایسے انسان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہی ہے اور کیوں نہ دیکھتا جبکہ حقیقی ایمان کا یہ تقاضا ہے کہ اسلام کی حمایت میں اور غیر اسلام کے مقابل میں اسلام کے دفاع میں کی جانے والی کوشش کو عزت وعظمت اور محبت کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ کسے معلوم تھا کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔ مناظر اسلام اور مصلح وغیرہ سے ترقی کر کے اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔

چنانچہ اب بھی جب مرزائی اپنے جھوٹے نبی کے جال میں کسی کو پھانسنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اسی دجل وفریب کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ پہلے پہل تو وہ مرزا قادیانی کی ایسی تحریریں پیش کرتے ہیں جو اس کے ابتدائی دور کی ہیں جبکہ اس نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ بلکہ اسلام کی تعریف ودفاع اور دیگر مذاہب کے

رد میں تحریریں لکھتا تھا۔ بعد کی تحریریں جس میں اس نے اس بات کا دعویٰ کیا ہے کہ وہ نبی ہے۔ بلکہ خاتم الانبیاء ہونے کا دعویٰ کیا۔ ان تحریروں کو پوشیدہ رکھتے ہیں تا آنکہ آدمی اچھی طرح ان کے دجل کا شکار ہو جائے۔ یہاں اس بات کا تذکرہ مناسب ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خود ہی اس بات کی وضاحت کی ہے کہ اس نے اسلام کے دفاع اور باطل کے رد میں جو تحریریں شائع کی ہیں ان تحریروں کے ذریعہ سے اس کے بقول وہ مسلمانوں میں اس بات کا تاثر پیدا کرنا چاہتا تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی انگریزوں کا مخالف ہے انگریزوں کا وکیل نہیں تا کہ جب وہ انگریزوں کی سازش کے تحت ان کے مشن کو آگے بڑھائے تو اس کو شک کی نظر سے نہ دیکھا جا سکے۔

چنانچہ اس کی صراحت اس نے خود اپنی تحریر میں کی ہے۔ بار بار انگریزوں سے اپنی وفاداری کو دہرایا ہے۔ ان کے احسانات کو گنوایا ہے۔ نیز اپنی خدمات کو ان کے سامنے پیش کر کے ان سے داد تحسین چاہی ہے۔ اس دجل وفریب کے باوجود حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے طریقہ مقدس کی اقتداء میں علماء کرام نے ہر دور اور ہر زمانے میں اس طرح کے دجالوں کا تعاقب کیا۔ ان کے سر کو کچلا۔ مرزا قادیانی کے زمانے میں بھی اس دور کے مشہور علماء نے اس فتنہ کی سرکوبی کی۔ بہاول پور کی عدالت میں اس وقت کے چوٹی کے علماء نے خود حاضر ہو کر مرزائیت کے کفر اور دجل کو واضح و مبرہن کیا اور اس فتنہ ضالہ سے امت کو بچانے کی فکر کی۔ برصغیر میں ہی نہیں عرب و عجم کے علماء و مفتیان کرام نے اس جھوٹے نبی اور اس کے متبعین کے کفر کو واضح کیا۔

1908ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نہایت عبرتناک موت میں واصل جہنم ہوا۔ اس کے متبعین اور ماننے والوں میں اس کی تاثیر آچکی تھی۔ ان میں سے کئی ایک نے نبی ہونے اور اپنے اوپر وحی آنے کا دعویٰ کیا جن میں سے کشمیر کی موجودہ ریاست کے علاقہ جموں سے تعلق رکھنے والے ایک شخص چراغ دین نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا۔ ادھر مرزا کے پہلے خلیفہ حکیم نور الدین کی وفات کے بعد جب مرزا کے بیٹے بشیر الدین محمود کو خلیفہ ثانی بنایا گیا تو مشہور مرزائی محمد علی لاہوری نے (جس نے تفسیر قرآن میں جگہ جگہ تحریف کا گھناؤنا جرم کیا ہے اور تفسیر بالرائے کا خطرناک اقدام کیا) اپنی الگ سلطنت قائم کرنے کا اعلان کیا۔ اپنی الگ شناخت قائم کرنے کے لئے اس نے ایک نیا دجل یہ اختیار کیا کہ ہم مرزا قادیانی کو نبی نہیں کہتے وہ تو مجدد تھا۔ غور کرنے کی بات ہے کہ ایک آدمی نبی ہونے کا دعویٰ کرنے کی جرأت کر چکا۔ وہ مسلمان ہی کہاں رہا وہ تو

مرتد ہو گیا۔ اب اس کو مجدد ماننا تو دور کی بات ہے اس کو مسلمان اور ایمان والا کہنا بھی خطرے سے خالی نہیں۔

بہر حال مرزائیوں کا یہ فرقہ اس وقت بھی باقی ہے اور مرزائیوں کے دوسرے فرقے کی طرح اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔ اس فرقے کا زہر اس وجہ سے زیادہ شدید ہے کہ عام آدمی یہ سوچ کر کہ یہ تو مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے بلکہ اس کی نبوت سے انکار کرتے ہیں۔ اس لئے ان کی بات سننے سمجھنے کی گنجائش ہے۔ حالانکہ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کی کئی وجہیں ہیں۔ مثلاً:

(1)...... ختم نبوت کا انکار۔ (2)...... نبوت کا دعویٰ۔ (3)...... وحی کا دعویٰ۔ (4)...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین۔ (5)...... حضور اکرم ﷺ کی توہین۔ (6)...... عام امت محمدیہ ﷺ کو کافر کہنا۔

اگر بالفرض کوئی شخص مرزا قادیانی کی ایک وجہ کفر یعنی نبوت کا دعویٰ کرنے کا منکر ہو تو بقیہ وجوہ تو ابھی اس کے کفر کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ ان کے پیش نظر تو وہ پھر بھی کافر ہوگا۔ چنانچہ یہ فرقہ جو اپنے آپ کو لاہوری کہتا تھا بھی خارج از اسلام قرار دیا گیا۔

اس فتنہ کے بانی اس کے متبعین اور اس کی باطل شاخوں کے خلاف علماء اسلام نے ڈٹ کر کام کیا اور اس کے مضر اثرات سے مسلمان بچ گئے لیکن اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت یہ فتنہ دنیا سے پوری طرح نہیں مٹا۔ ادھر انگریز جن کی سازش کے تحت یہ فرقہ وجود میں آیا (جیسا کہ خود مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں تسلیم کیا ہے) نے اس فرقہ کو مزید استعمال کرنے کی کوشش کی تاکہ مسلمانوں میں انتشار کا باعث بنے۔ اس فرقہ کے موجودہ سربراہوں نے عافیت اسی میں سمجھی کہ اپنے محسن آقا یعنی برطانیہ کے دامن میں پناہ لے۔ چنانچہ اس وقت ان کا مرکزی دفتر لندن میں قائم ہے اور وہیں سے مختلف سہولتوں کے بل بوتے پر وہ اپنی سرگرمیاں پوری دنیا میں جاری رکھنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ اسرائیل کے شہر تل ابیب میں بھی ان کا سنٹر کام کر رہا ہے۔ یہود و نصاریٰ کی دی ہوئی ان سہولتوں کو جن کو وہ اسلام کے مٹانے کے لئے ہتھیار کے طور مرزائیوں کے ذریعہ استعمال کر رہے ہیں کو یہ لوگ خدائی مدد کا نام دے رہے ہیں۔

اسلامی ممالک میں جہاں عام مسلمانوں کی اکثریت اگرچہ دین سے بے خبر ہونے کی بنا پر عمل سے دور ہے لیکن کمزور سے کمزور ایمان والا مسلمان بھی ختم نبوت کے بارے میں کسی دھوکہ دہی اور فراڈ کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لئے ان ممالک کے مسلمانوں سے مایوس ہو کر مرزائیوں نے ان ممالک میں

اپنے مذہب کے پھیلانے کے امکانات کو تلاش کیا جہاں مسلمان پریشان حال اور کمزور ہیں۔ چنانچہ گزشتہ چند سالوں میں جن مختلف علاقوں میں مرزائیوں نے اپنی کوششوں کو تیز کیا ان میں کشمیر بھی شامل ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں قادیانیوں کا تعاقب

کشمیر کے مختلف علاقوں میں مرزائیوں کی پراسرار اور خفیہ سرگرمیوں کی اطلاع ملنے اور ان کا جائزہ لینے کے لئے کشمیر کے مخلص نوجوان علماء نے ایک مختصر اجلاس بلایا۔ ان سرگرمیوں کا جائزہ لینے کے بعد اتفاق رائے سے منظم شکل میں مشترکہ طور پر ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کوششیں تیز کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی۔ ختم نبوت کا مسئلہ چونکہ امت کا مشترکہ مسئلہ ہے اس میں کسی بھی مسلک اور مشرب کا کوئی بھی اختلاف نہیں۔ لہذا تمام مکتبہ فکر کے علمائے کرام سے ملاقاتیں کی گئیں اور سبھی نے اس اہم دینی مسئلے میں اپنی خدمات کے وقف کرنے کا عزم مصمم کیا۔ کشمیر کی موجودہ صورتحال کے پیش نظر مرزائیوں نے کئی سازشی ہتھکنڈے استعمال کیے۔ مثلاً کہیں پر یہ افواہیں اڑائیں کہ یہ مسئلہ پاکستان کی خفیہ ایجنسیاں حالات کو بگاڑنے کے لئے اٹھا رہی ہیں اور کہیں پر ان کے وفود نے یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ ختم نبوت کے عنوان کے تحت ہندوستان کی حکومت کی ایجنسیاں کشمیر میں تحریک کو ختم کرنے کی سازش کر رہی ہیں لیکن اخلاص کی بناء پر شروع کئے گئے کام کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت ہوتی ہے یہ افواہیں کام کو متاثر نہ کرسکیں اور ختم نبوت کا کارواں آگے بڑھا۔ ریاست کے تمام ہی مکتب فکر کے علماء مثلاً مولانا سید محمد قاسم شاہ بخاری صدر انجمن تبلیغ الاسلام' مولانا سید غلام احمد کاملی صدر جمعیت تبلیغ الاسلام' میر واعظ مولوی محمد عمر فاروق صدر انجمن نصرۃ الاسلام' مفتی اعظم جموں کشمیر مولانا مفتی بشیر الدین' مولانا محمد مبارک مبارکی صدر بزم توحید اہل حدیث' مولانا قاضی محمد امان اللہ میر واعظ اسلام آباد' مولانا جاوید سلیم غزالی صدر مرکز محمدیہ' مولانا سید احمد سعید صاحب' امام جامع مسجد سری نگر' مولانا بشیر احمد فاروقی سجادہ نشین و خطیب آثار شریف حضرت بل' پروفیسر سید محمد طیب کاملی' مولانا محمد قاسم طیبی' مولانا بشیر احمد صدر غربائے اہل حدیث' مولانا عبدالجبار صاحب ناظم جمعیت تبلیغ اہل حدیث' مولانا مفتی معراج الدین صدر مفتی اور دیگر حضرات لائق تشکر ہیں جنھوں نے بروقت اقدامات کر کے متفقہ فتویٰ قرار داد اور رسائل کے خصوصی نمبر شائع کر کے امت مسلمہ کو اس فتنہ سے بچانے کا اقدام کیا۔ بعض اخبارات نے بھی اس سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں کا احساس

کیا اور ایمانی جذبہ کے پیش نظر مختلف مضامین وبیانات کو شامل اشاعت کیا۔ مفکرین' دانشوروں' وکلاء' اساتذہ اور پروفیسر حضرات نے سرگرمی کا مظاہرہ کیا۔ مسجدوں کے آئمہ وخطیب حضرات نے نہایت فکر مندی سے جمعہ کے بیانات پر عوام الناس کو اس سنگین فتنہ سے باخبر کیا۔ اس طرح سے مرزائیوں کی سرگرمیوں کا فوری طور پر سدباب ہوا۔ جن علمائے کرام' مفتیان عظام' آئمہ مساجد' مفکرین ودانشوروں نے اس سلسلے میں خدمات انجام دیں اللہ پاک ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اسی دوران دار العلوم دیوبند کے مشہور استاذ حدیث حضرت مولانا سید انظر شاہ کشمیری چند مدارس کے دورے پر کشمیر تشریف لائے تو انہوں نے مختلف مکاتب فکر کے علمائے کرام سے مشترکہ اجلاس سے نیز چند خاص مواقع پر ختم نبوت کے بارے میں اپنے مخصوص خداداد طرز بیان سے خطاب فرمایا۔ اس کے کچھ ہی دنوں بعد دار العلوم ندوۃ العلماء کے زیر اہتمام لکھنو میں بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں امام حرم مکی شیخ محمد بن عبداللہ بن السبیل نیز سابق امام بیت المقدس کے علاوہ جامعہ مدینہ منورہ کے وائس چانسلر' جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ' ترکی' انڈونیشیا' ملیشیا' عرب امارات اور ہندوستان کے طول وعرض سے علمائے کرام ووفود کی شرکت ہوئی اور قادیانیت کے عالمی طور پر سدباب کے لئے تجاویز پاس ہوئیں۔ اس عالمی فتنہ کا عالمی پیمانہ پر تدارک نہایت ضروری ہے کیونکہ غیر مسلم ممالک میں مرزائی عام طور پر اسلام کے نام سے اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں اور ہدایت کا متلاشی اگر مرزائیت کا شکار ہوا تو وہ بجائے ہدایت کے گمراہی میں جا پڑا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہر اس جگہ پر جہاں کوئی بھی متنفس سکونت پذیر ہے ختم نبوت کے تحفظ کا انتظام ہو۔ کشمیر میں بھی اس کی فکر ضروری ہے کیونکہ یہ مسئلہ کوئی وقتی مسئلہ نہیں ہے جب تک حضور ﷺ کی ختم نبوت کا اعلان جاری ہے تب تک باطل کی طرف سے اس پر ہونے والے حملوں کا اندیشہ ہے کیونکہ حضور ﷺ کی اس سلسلے میں پیشین گوئی اوپر مذکور ہو چکی۔

یہ دور مشینی دور ہے اور قرب قیامت کے فتنے بھی حضور ﷺ نے مستقل طور پر بیان فرمائے ہیں۔ وہ حدیث مشہور ومعروف ہے جس میں حضور ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت کے قریب فتنے اس قدر کثرت سے ہوں گے کہ صبح آدمی اس حال میں کرے گا کہ مومن ہوگا لیکن فتنوں کا شکار ہو کر شام وہ اس حال میں کرے گا کہ کافر ہو چکا ہوگا۔ (اللہ پاک حفاظت فرمائیں)

اس صورت حال کے پیش نظر لازم ہے کہ ختم نبوت کے مشن کو آگے بڑھایا جائے۔ آنے والی

نسل جو عصری تعلیم سے ہی تعلق رکھتی ہے دینی تعلیم کی طرف۔ اگرچہ اس کی توجہ نہیں لیکن ان کے ایمان کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے۔ اس سلسلے میں اس وقت کی معمولی سی غفلت بہت ہی نقصان دہ ثابت ہو چکی ہے۔

یہ چند سطور قلم بند کرنے کا مقصد اسی اہم نکتہ کی طرف متوجہ کرنا ہے کہ ہم یہ سوچ کر کہ مرزائیوں کی سرگرمیوں پر قدغن لگ گئی ہے خاموش ہو کر نہ بیٹھیں بلکہ باطل باطل ہے جو خفیہ طور پر اپنی ریشہ دوانیوں میں مصروف ہے وہ جہاں موقع دیکھتا ہے سر اٹھانے کی کوشش کرتا ہے اس کی سرگرمیوں سے باخبر رہنے کی ضرورت ہے اور اس کا قلع قمع کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔

خصوصاً امت مسلمہ کے نوجوان طبقہ کی اس سلسلے میں زیادہ ہی ذمہ داری ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کی حفاظت سے بڑھ کر فضیلت کا اور کوئی کام نہیں۔ یہ امت کے ایمان کا مسئلہ ہے اس میں امت کی سلامتی کا مسئلہ پوشیدہ ہے۔ اسی اہمیت و نزاکت کے پیش نظر ختم نبوت کی حفاظت کا فریضہ امت کے اہم فرائض میں سے ہے اور اس پر اجر عظیم بھی متوقع ہے۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کا واقعہ مشہور ہے کہ ان کی وفات کے بعد سلسلہ نقشبندیہ کے مشہور بزرگ مولانا فضل علی صاحب قریشی نے فرمایا کہ طویل مراقبے میں میری علامہ کشمیریؒ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ختم نبوت کے کام کی برکت سے میری نجات ہو گئی مجھے برزخ میں آکر معلوم ہوا کہ بارگاہ نبوت ﷺ میں ختم نبوت کے تحفظ سے زیادہ مقبول کوئی خدمت نہیں۔

لہٰذا ضروری ہے کہ مسلمان نوجوان تحفظ ختم نبوت کے کام کو اپنا مشن بنائیں تاکہ نئی نوجوان نسل بے خبری میں اس خطرناک فتنہ کا شکار نہ ہو جائے جو امت کے ایمان کے لئے زہر ہے۔ سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اس میدان میں جو بھی آگے بڑھے گا ختم نبوت کے محافظین کی فہرست میں اس کا شمار ہوگا اور ضرور بالضرور اللہ تعالیٰ اس کو نوازے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

یقین کریں کہ اگر ایک بھی شخص کا ایمان بچانے میں ہم کامیاب ہو گئے تو دو جہاں کی دولت سے بڑھ کر ہے۔ حضور ﷺ نے حضرت علیؓ کو خطاب کر کے فرمایا تھا کہ اگر ایک آدمی بھی تمہارے ذریعہ سے ہدایت یافتہ ہوا تو دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہے۔ اللہ پاک ہمیں اس سعادت کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

قسط نمبر ۱

وقائع حیات

تحریر: حافظ محمد اقبال رنگونی

سیدنا حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام

الحمد للّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۰ اما بعد!

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر اور اولوالعزم رسول اور انبیائے بنی اسرائیل کے خاتم ہیں۔بنی اسرائیل میں جاری رہنے والا سلسلہ نبوت آپ پر ختم کر دیا گیا۔ آپ سلسلہ انبیائے بنی اسرائیل کے خاتم ہیں۔ آنحضرت ﷺ سب انبیاء و مرسلین کے خاتم ہیں اور آپ پر ہر قسم کی نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ آنحضرت ﷺ کے اور آپ کے درمیان کوئی اور نبی نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ماں کی گود میں نبوت دی آپ بڑے ہوئے تو آپ کو انجیل عطا فرمائی۔

ولادت باسعادت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کے لخت جگر ہیں۔ حضرت مریم حضرت عمران کی بیٹی ہیں۔ حضرت عمران آپ کی پیدائش سے پہلے ہی دنیا چھوڑ چکے تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ حضرت حنہ نے آپ کی پرورش فرمائی اور نذر کے مطابق آپ کو ہیکل سلیمانی کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی زیر نگرانی آپ کی تربیت ہوتی رہی۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے حضرت مریم کی تربیت کے دنوں میں آپ سے غیر معمولی نشانات قدرت دیکھے تھے جس سے آپ کو اندازہ ہو گیا تھا کہ حضرت مریم خدا کی برگزیدہ بندی ہیں۔ ہیکل کے اس حجرہ میں بے موسم پھل آتے۔ سردی کے دنوں میں گرمی کے پھل اور گرمی کے ایام میں سردی کے پھل ہوتے تھے اور غیب سے آپ کے لئے کھانے کا انتظام ہوتا تھا۔

حضرت مریم علیہا السلام ایک عرصہ تک مقدس ہیکل کی خدمت کرتی رہیں۔ آپ کا زہد و تقویٰ بنی اسرائیل میں ضرب المثل بن گیا تھا اور ہر کوئی آپ کی دینداری کی تعریف کرتا تھا۔ آپ کا سارا وقت اسی مقدس ہیکل میں یاد الٰہی میں گزرتا تھا۔ ضروری کام کاج کے سوا کبھی آپ اس عبادت گاہ سے باہر نہیں گئیں۔

حضرت مریم ایک مرتبہ کسی ضروری کام کے لئے مقدس ہیکل کے مشرقی جانب بیٹھی ہوئی تھیں کہ اچانک خدا کا فرشتہ حضرت جبرائیل انسانی شکل میں ظاہر ہوئے۔ حضرت مریم نے ایک اجنبی مرد کو سامنے دیکھا تو

گھبرا گئیں اور کہنے لگیں کہ اگر تجھے ذرا بھی خدا کا خوف ہے تو میرے پاس سے ہٹ جا۔ فرشتہ نے کہا کہ میں انسان نہیں خدا کا فرشتہ ہوں مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ میں تجھے خدا کی طرف سے ایک خوشخبری دینے کے لئے آیا ہوں۔ فرشتہ نے کہا:

”ان اللّٰہ یبشرك بکلمة منه اسمه المسیح عیسی بن مریم وجیها فی الدنیا والآخرة ومن المقربین ویکلم الناس فی المهد وکهلا ومن الصالحین ۰ سورة آل عمران ٤٥“ ترجمہ: .... ”بے شک اللہ تجھے اپنے ہاں سے ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے۔ اس کا نام مسیح بن مریم ہوگا(اس میں اشارہ کردیا گیا کہ وہ صرف ماں سے ہوگا) دنیا اور آخرت میں وجاہت پائے گا۔ خدا کے قرب میں رہنے والوں میں ہوگا اور لوگوں سے باتیں کرے گا گود میں بھی اور ادھیڑ عمر میں بھی اور ہوگا نیک بختوں میں سے۔“

حضرت مریم نے یہ سنا تو آپ کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ کہنے لگیں کہ مجھے لڑکا کیسے ہو سکتا ہے جب کہ مجھے آج تک کسی بھی مرد نے ہاتھ تک نہیں لگایا کہ میں نے تو نہ نکاح کیا ہے اور نہ میں نے کبھی کوئی برا کام کیا۔ حضرت جبرائیل نے اس کے جواب میں فرمایا کہ:

” کذالك اللّٰہ یخلق مایشاء اذا قضی امرا فانما یقول له کن فیکون ۰ سورة آل عمران ٤٧“ ترجمہ: .... ”اسی طرح اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہے جب ارادہ کرتا ہے کسی کام کا تو یہی کہتا کہ اس کو کہ ہو جا سو وہ ہو جاتا ہے۔“

حضرت جبرائیل نے حکم الٰہی کے تحت آپ کے گریبان میں ایک پھونک ماری اور روانہ ہوگئے۔ حضرت مریم پر دن گزرتے رہے جوں جوں ولادت کے دن قریب آتے آپ بشری تقاضے کے تحت ایک پریشان صورت حال سے دوچار ہوتی رہیں۔ آپ نے اس خیال کے تحت کہ قوم آپ کو کیا کیا طعنے دے گی۔ مقدس ہیکل سے دور کوہ سراہ کے ایک ٹیلہ پر چلی آئیں(جواب بیت اللحم کے نام سے معروف ہے) یہاں آپ کو دردزہ شروع ہوا تو تکلیف کے مارے ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئیں اور انتہائی پریشان ہو کر کہنے لگیں کہ کاش کہ اس سے پہلے میں مرگئی ہوتی اور لوگ مجھے بھلا چکے ہوتے آپ ابھی یہ کہنے پائی تھیں کہ یکایک خدا کے فرشتے کی آواز آئی:

” الا تحزنی قد جعل ربك تحتك سریا وهزی الیك بجذع النخلة تسقط علیك رطبا جنیا ۰ فکلی واشربی وقری عینا فاما ترین من البشر احدا فقولی انی نذرت للرحمن صوما فلن اکلم الیوم انسیا ۰ سورة مریم ٢٤“ ترجمہ: .... ”غمگین مت ہو تمہارے رب نے تو تمہارے نیچے ہی ایک چشمہ پیدا کردیا ہے اور اس کھجور کے تنہ کو اپنی طرف ہلاؤ اس سے تم پر تروتازہ خرمے گریں گے اور کھاؤ

اور پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو اور اگر کسی بشر کو دیکھنا تو کہہ دینا کہ میں نے تو خدا رحمٰن کے لئے روزہ کی نذر مان رکھی ہے سو میں تو آج کسی انسان سے بولوں گی نہیں۔"

حضرت مریم اس آواز سے مطمئن ہوگئیں اور آنے والے وقت کو خدا کے فضل و کرم اور اس کی مشیت پر چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی اور آپ حکم الٰہی کے تحت اپنے بچے کو گود میں اٹھائے اپنے لوگوں میں آئیں۔ لوگوں نے جب آپ کے ہاتھ میں ایک بچہ دیکھا تو پکار اٹھے کہ اے مریم یہ کیا ہے؟ نہ تیرا باپ ایسا تھا اور نہ تیری ماں نے کبھی ایسا کیا۔ تجھے کیا ہوا کہ تو یہ بچہ اس طرح لے آئی۔ حضرت مریم بجائے اس کے خود جواب دیتیں آپ نے بچے کی طرف اشارہ کیا کہ اس سے پوچھو۔ لوگوں نے کہا کہ ہم اس دودھ پیتے بچے سے بات کیسے کر سکتے ہیں؟۔ اس وقت بچہ بول پڑا:

" قال انی عبداللّٰہ آتانی الکتاب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت واوصانی بالصلوۃ والزکوۃ مادمت حیا وبرا بوالدتی ولم یجعلنی جبارا شقیا والسلام علی یوم ولدت ویم اموت ویوم ابعث حیا ۰ سورۃ مریم ۳۰ ۳۴" ترجمہ :........... "فرمایا میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب دی اور اس نے مجھے نبی بنایا اور (اسی نے) مجھے بابرکت بنایا میں جہاں کہیں بھی ہوں اور (اسی نے) مجھے نماز اور روزہ کا حکم دیا جب تک میں زندہ رہوں مجھے میری والدہ کے ساتھ نیکی کرنے والا (بنایا) اور مجھے سرکش وبدبخت نہیں بنایا اور میرے اوپر سلام ہے جس روز میں پیدا ہوا اور جس روز میں مروں گا اور جس روز میں زندہ کرکے اٹھایا جاؤں گا۔"

قوم نے جب ایک دودھ پیتے بچے کی یہ بات سنی تو حیران رہ گئے۔ انہیں یقین ہوگیا کہ حضرت مریم کا دامن بلاشبہ ہر قسم کی برائی سے پاک ہے اور اس بچہ کی پیدائش کا معاملہ یقیناً منجانب اللہ ایک نشانی ہے۔

فوائد و مسائل

قرآن کریم کے اس بیان سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت باسعادت خدائی قدرت کا ایک نشان اور اس کی شان تخلیق کا ایک عجیب مظہر ہے۔ آپ کی ولادت بن باپ ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم اور احادیث کریمہ میں دیگر انبیائے کرام کے والد کا ذکر ساتھ چلتا ہے اور انبیائے کرام ان کے والد کی جانب سے منسوب ہیں جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت ہمیشہ ماں کی طرف رہی اور ہمیشہ آپ کو عیسیٰ بن مریم کہہ کر پکارا گیا۔ قرآن کی کسی آیت اور کسی حدیث میں آپ کے والدؐ کوئی ذکر نہیں ملتا۔ اس سے مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ :

”وماکان له اب من بنی اسرائیل الا امه وکذلک خلقه الله من غیراب واومی فیه الی ماأومی وکان ذلک آیة وعلما۔ خطبه الهامیه ص ۸۰“

اور عیسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل میں سے سوائے ماں کے کوئی باپ نہ تھا۔ اسی طرح پر خدا نے ان کو بے باپ پیدا کیا اور اس بے باپ پیدا کرنے میں ایک اشارہ فرمایا اور جو فرمایا یہ ایک نشان اور دلیل تھی۔ مگر قادیانیوں کے لاہوری فرقہ کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح کے والد تھے۔ یہ گروہ اس مسئلہ میں اپنے گرو مرزا غلام احمد قادیانی کو غلطی پر مانتا ہے اور اس کی بات تسلیم نہیں کرتا۔

رہا عیسائی حضرات کا یہ کہنا کہ قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا کلمہ اور اس کا روح کہا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں۔ جواباً عرض ہے کہ خود قرآن کریم نے مختلف مقامات پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدا کے بیٹا ہونے کی تردید بھی تو کی ہے اور اس عقیدہ کو یونہی کہی گئی بات سے تعبیر کیا ہے (ذلک قولهم بافواههم) اور اس عقیدہ کو قابل لعنت فرمایا (قاتلهم الله انا یوفکون)

قرآن کریم نے حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ کی عبدیت وانسانیت کو اس کھلے طور پر بیان کیا ہے کہ ان کی بشریت میں کوئی شبہ نہیں رہتا۔ کلمۃ اللہ کا یہ معنی کرنا کہ آپ خدا کے بیٹے ہیں۔ اگر ہٹ دھرمی نہیں تو کم علمی اور جہالت ضرور ہے اور روح اللہ کے الفاظ سے آپ کا خدا کا بیٹا ہونے پر اصرار اس سے بھی زیادہ افسوسناک ہے۔ خود بائبل میں اس بات کی صراحت بھی موجود ہے کہ آپ خدا کے بیٹے نہیں۔ بائبل میں حضرت عیسیٰ کو کہیں یسوع بن داؤد کہا گیا۔ کہیں انسان کا بیٹا (دیکھئے انجیل متی ۱۱'۱۹) بلکہ خود اپنے آپ کو آدمی کہا (دیکھئے متی ۴'۴) اس سے واضح ہوتا ہے کہ عیسائیوں نے آپ کے بارے میں ابن اللہ ہونے کا جو عقیدہ بنا رکھا ہے وہ بائبل کی رو سے بھی غلط ہے پھر یہ بھی کسی پر مخفی نہیں کہ بائبل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جو سوانح بتائی گئی ہے اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ آپ خدائی صفات کے ہرگز حامل نہ تھے۔ آپ کو قدم قدم پر انسانی عوارض پیش آئے تھے اور آپ نے کھلے لفظوں میں اس کا اظہار واقرار کیا تھا۔ سو آپ کو خدا کا بیٹا بتانا قرآنی تصریحات اور عیسائی مسلمات کی رو سے بھی غلط ہے۔

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کسی انسان کا بغیر باپ کے پیدا ہونا ناممکن ہے یہ لوگ درحقیقت خدا کی شان تخلیق سے واقف نہیں۔ اس کی تخلیق کے انداز نرالے ہیں اور ہر تخلیق کی اپنی ایک الگ شان ہے۔ خدا تعالیٰ نے بغیر ماں باپ کے بھی تخلیق بخشی ہے اور بغیر ماں کے اور بغیر باپ کے بھی۔ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق میں ماں باپ کا کوئی دخل نہیں۔ حضرت حوا کی تخلیق میں ماں کا کوئی دخل نہیں اسی طرح حضرت عیسیٰ کی تخلیق میں باپ کا کوئی

دخل نہیں۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا خدا یا خدائی صفات کا حامل ہونا ہے تو یہ شان حضرت آدم علیہ السلام میں بدرجہ اولیٰ پائی جاتی ہے مگر کوئی شخص حضرت آدم علیہ السلام کے خدا یا خدا کا بیٹا ہونے کا قائل نہیں۔ قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ اور حضرت آدم کی تخلیق میں بہت مشابہت اور مماثلت بتائی ہے:

”ان مثل عیسیٰ عنداللّٰہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون۔ سورۃ آل عمران ۵۹“ ترجمہ:........ ”بے شک عیسیٰ (علیہ السلام) کا حال اللہ کے نزدیک مثل آدم (علیہ السلام) کے حال کے ہے۔ اللہ نے ان کو مٹی سے بنایا پھر ان سے کہا وجود میں آجا وہ وجود میں آگئے۔“

قرآن کریم کی اس آیت نے بڑے وضاحت کے ساتھ بتادیا کہ خدا کی کسی تخلیق کو انسانی ترازو پر نہیں تولا جاسکتا اور نہ اس کی کوئی تخلیق کسی قید کی محتاج ہے۔ وہ جب اور جہاں کسی چیز کو تخلیق بخشنا چاہتا ہے اسی وقت وہ چیز وجود میں آجاتی ہے۔ اس کا ”کن“ کہنا ہی کافی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تخلیق میں اسے کسی واسطہ اور ذریعہ کی ضرورت نہیں۔ سو اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا یا خدا کے بیٹے ہو سکتے ہیں تو پھر حضرت آدم علیہ السلام کی ابنیت بدرجہ اولیٰ ثابت ہوگی کہ اس میں کسی انسان (ماں کا بھی واسطہ نہیں) کا کوئی دخل نہیں ہے۔

سو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ آپ کی پیدائش صرف ماں کے ذریعہ ہوئی تھی آپ کا کوئی باپ نہ تھا۔ حضرت امام فخرالدین رازیؒ ایک مقام پر لکھتے ہیں:

” فلما اخبر العباد عن وقوعہ وجب الجزم بہ والقطع بصحتہ۔ تفسیر کبیر ج۱ ص۵۲ “ ترجمہ:........ ”جب بندوں کو ایسا واقع ہو جانے (یعنی بلا باپ بچہ ہونے) کی خبر دی گئی ہے تو اب اس پر یقین کرنا اور اسے قطعی طور پر صحیح سمجھنا ضروریات میں سے ہے۔“

اس حقیقت کے باوجود جو شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بلا باپ نہ مانے اسے عقلمند سمجھنا کسی عقلمند کا کام نہیں ہے۔ جلالین کے حاشیہ جمل کا یہ بیان دیکھیں:

” ان من لم یقربان اللّٰہ خلق عیسیٰ من غیر اب مع اعترافہ بخلق آدم بغیر اب وام خارج عن طور العقلاء۔ حاشیہ جمل علی الجلالین ج۱ ص۲۸۱ “ ترجمہ:........ ”جو شخص یہ نہ مانے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو بغیر باپ کے پیدا کیا اور یہ مانے کہ حضرت آدم باپ اور ماں کے بغیر پیدا ہوئے وہ شخص طور عقلاء سے خارج ہے۔“

سو یہ بات اپنی جگہ برحق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلا باپ پیدا ہوئے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ مبارک

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بڑے حسین و جمیل اور وجیہ تھے۔ آپ کا قد میانہ تھا۔ جسم مبارک صاف شفاف اور سرخ سفید تھا۔ آنحضرت ﷺ نے آپ کو معراج کی رات دیکھا تھا۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تذکرہ میں فرمایا:

”وانہ نازل واذا رائیتموہ فاعرفوہ رجل مربوع الیٰ الحمرۃ والبیاض · مستدرک ج ۲ ص ۵۹۵“ ترجمہ:............ ”حضرت عیسیٰ نازل ہوں گے جب تم ان دیکھو تو پہچان لینا ان کا قد میانہ ہوگا اور رنگ سرخی اور سفیدی ملا ہوگا۔“

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے صحابی حضرت عروہ بن مسعودؓ کی شکل و صورت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت ملتی تھی: ” روایت عیسیٰ بن مریم فاذا اقرب من رائیت بہ شبہا عروہ بن مسعود · صحیح مسلم ج ۱ ص ۹۵“

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت و رسالت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ماں کی گود میں ہی اپنی نبوت کا اعلان فرمایا تھا اور صاحب کتاب رسول ہونے کی خبر دی تھی۔ آپ جس قوم میں آئے تھے وہ بنی اسرائیل تھی۔ خدا نے آپ کو اسی قوم کی اصلاح اور ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا اور دلائل و بینات اور نشانات و معجزات دے کر بھیجا (وآتینا عیسی ابن مریم البینات وایدناہ بروح القدس) آپ نے فرمایا میں اپنی قوم کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو جمع کرنے آیا ہوں۔ یہود کے عقائد واعمال کا حال یہ تھا کہ وہ مشرکانہ عقائد کو اپنے مذہب کا جزء بنا چکے تھے۔ وہ جھوٹ' برائی' حسد' دولت کی لالچ' جاہ پسندی' انانیت و کبر کا پوری طرح شکار تھے اور ہر قسم کی روحانی اور اخلاقی بیماریوں نے انہیں اپنے گھیرے میں لے رکھا تھا۔ یہاں تک کہ اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے خدائی احکام اور خدائی قوانین کو لفظاً و معناً بدلنا ایک معمولی بات جانتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس قوم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی رسالت کے لئے چنا ہے۔ میں خدا کا رسول ہوں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں۔ خدا کا خوف کرو اور میری اطاعت کرو۔ میں خدا کی کتاب تورات کی تصدیق کرتا ہوں اور خدا نے مجھے انجیل عطا فرمائی ہے۔ مجھے نشانات اور معجزات دے کر بھیجا ہے۔ سو میری بات مانو گے تو کامیاب ہو جاؤ گے ورنہ ناکامی تمہارا مقدر رہے گی۔

یہود نے جب آپ کی زبانی یہ بات سنی تو آپ کے در پے آزار ہوگئے اور وہی طریقہ اختیار کیا جو اس سے پہلے قوموں نے اپنے پیغمبروں کے مقابلہ پر اختیار کیا تھا۔ آپ کی تکذیب کے ساتھ ساتھ آپ کا استہزاء کیا گیا۔ آپ کے نشانات کو کھلا جادو کہا گیا۔ آپ کی دعوت و تبلیغ کی راہ میں روکاوٹیں کھڑی کی گئیں اور آپ کی مخالفت کے لئے ہر گندے طریقے اپنائے گئے اور نہ صرف آپ پر بلکہ آپ کی والدہ محترمہ پر بھی طرح طرح کے اتہامات اور الزامات لگانے سے بھی باز نہ آئے۔ قرآن کریم کے مختلف مقامات پر اس کا بیان موجود ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہود کی شقاوت قلبی اور ضد و عناد اور تکذیب و استہزاء کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی اور پھر ان میں سے بہت ہی تھوڑے ہدایت کی راہ پر آئے:

”بل طبع اللّٰہ علیھا بکفرھم فلا یومنون الا قلیلا وبکفرھم وقولھم علی مریم بھتان عظیما ۰ سورۃ النساء ۱۵۵“ ترجمہ: ....”بلکہ اللہ نے ان پر مہر لگادی بسبب ان کے کفر کے سو وہ ایمان نہیں لاتے مگر کم نیز بہ سبب ان کے کفر کے اور بہ سبب ان کے مریم پر بہتان عظیم رکھنے کے۔“

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع و نزول

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت و تبلیغ کے نتیجے میں آپ کی قوم آپ کی سخت مخالف ہوگئی اور آپ کی جان کی دشمن بن گئی۔ انہوں نے مختلف طریقوں سے آپ کی جان لینے کی کوشش اور سازش کی۔ حکومت وقت اور حاکم سے ساز باز کر کے آپ کو شہید کرنا چاہا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے ناپاک ہاتھوں سے بچالیا اور زندہ آسمانوں پر اٹھالیا۔ یہود آپ کو قتل کرنے کی سازش میں ناکام ہوگئے۔ قرآن کریم نے بتایا کہ نہ آپ قتل ہوئے اور صلیب دیئے گئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف اٹھالیا۔ اللہ بڑا زبردست اور حکمتوں والا ہے۔

”ماقتلوہ وما صلبوہ یقینا بل رفعہ اللّٰہ الیہ وکان اللّٰہ عزیز حکیما ۰ النساء ۱۵۷“

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ملاءِ اعلیٰ

اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام کو جب بشارت دی تھی کہ تیرے ہاں بیٹا ہوگا تو اسی وقت بتادیا تھا: ” ومن المقربین ۰ “کہ وہ اللہ تعالیٰ کے قریب رہنے والوں میں سے ہوگا اور ایک وقت آئے گا کہ وہ لوگوں سے کہولت میں بھی کلام کرے گا جیسا کہ اس نے معجزانہ طور پر ماں کی گود میں کلام کیا ہوگا: ” ویکلم الناس فی المھد وکھلا ومن الصالحین ۰ “اس میں اشارہ ہے کہ اس کے مقربین کے طور پر رہنے کی منزل اس دوسری بات سے پہلے آئے گی۔ مقربون عام طور پر ملاء اعلیٰ کے رہنے والوں کو کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

”والسابقون السابقون اولئك المقربون فی جنت النعیم ۰ سورۃ الواقعہ ۱۰“

اور جو اعلیٰ درجہ کے ہیں وہ اعلیٰ ہیں درجہ کے ہیں وہ خاص قرب والے ہیں یہ لوگ عیش (و آرام) کے باغوں میں ہوں گے۔“

”ومزاجه من تسنیم عینا یشرب بها المقربون ۰ سورۃ المطففین ۲۸“

”فاما ان کان من المقربین فروح وریحان وجنة نعیم ۰ سورۃ واقعہ ۸۸“

یہاں مقربین ان حضرات کو کہا گیا جو خاص قرب خداوندی کی دولت پائے ہوئے ہوں گے۔ یہ وہ حضرات ہیں جو اصحاب الیمین سے بھی آگے نکلے ہیں۔ ان کا قرب الٰہی کا مقام کیا ہوگا اسے حافظ ابن کثیر کے الفاظ میں دیکھیں:

”وهم الانبیاء والرسل والصدیقون والشهداء یکونون بین یدی ربهم عز وجل ۰“

یہاں جن حضرات کا ذکر ہے انہوں نے وفات کے بعد اس جگہ پر پہنچنے کی سعادت پائی لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وفات سے صدیوں پہلے اس مقام قرب میں رہنے کی سعادت بخشی یہ آپ کی حیات سماوی ہے وہاں آپ کا رزق وہ ہے جو دوسرے اہل سماء کا ہے۔ علامہ حافظ ابن قیم حنبلی لکھتے ہیں:

”وهذا المسیح ابن مریم حیی لم یمت وغذائه من جنس غذاء الملائکة ۰ التبیان ص ۱۳۹“ ترجمہ:............ ”حضرت مسیح بن مریم حیات ہیں آپ فوت نہیں ہوئے اور آپ کی خوراک وہاں وہی ہے جو فرشتوں کی ہے۔“

اہل سماء کی خوراک کیا ہے؟

آنحضرت ﷺ قرب قیامت کے بعض کوائف بیان کرتے ہوئے ایک جگہ انسانوں کی خوراک کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

”یجزیهم مایجزی اهل السماء من التسبیح والتقدیس ۰ مسند احمد ج ۱۰ ص ٤٣٨“ ترجمہ:......... ”ان کو کافی ہوگی وہ خوراک جو کافی ہوتی ہے آسمان والوں کو تسبیح و تقدیس سے۔“

اس سے پتہ چلا کہ انسانوں پر کبھی ایسے حالات بھی آتے ہیں کہ مادی خوراک کے بجائے تسبیح و تقدیس ان کی غذا بن سکے۔

سو اس روایت کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوراک کے بارے میں یا حضرت آدم علیہ السلام کی قبل ہبوط غذا کے بارے میں کوئی تعجب اور پریشانی نہ ہونی چاہئے۔ مادی خوراک کے مادی تقاضے ہوتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ کے بارے میں :" کانا یاکلان الطعام ۔ "میں اسی طرف اشارہ ہے لیکن روحانی خوراک میں کسی ایسے تقاضے کی آلائش نہیں ہے۔(هکذا افادنی الشیخ العلامة دکتور خالد محمود اطال اللّٰہ بقائه)

حضرت علامہ عبدالوہاب شعرانی شافعی لکھتے ہیں :

" فان قیل فما الجواب عن استغنائه عن الطعام والشراب مدة رفعه فان اللّٰہ تعالیٰ قال ۔ وما جعلنهم جسدا لایاکلون الطعام الآیة"

"فالجواب ان الطعام انما جعل قوة لمن یعیش فی الارض لانه مسلط علیه الهواء الحار والبار دفینحل بدنه فاذا انحل عوضه اللّٰہ تعالیٰ بالغذاء اجراءً لعادته فی هذه الخطة الغبراء واما مارفعه اللّٰہ الی السماء فحینئذ طعامه التسبیح وشرابه التهلیل ۔ الیواقیت ج۲ص۲۲۹"ترجمہ :..........."اگر کوئی شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ سوال کرے کہ آسمان پر ان کے قیام کے دوران انہیں کھانے پینے سے کیسے استغناء ہوگا۔جب کہ ارشاد باری ہے کہ ہم نے کوئی ایسا جسم نہیں بنایا جو کھاتا پیتا نہ ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ جو زمین پر رہنے والا ہے اس کے بدن کی قوت کے لئے کھانا بنایا گیا ہے۔اس لئے کہ اس کے جسم پر گرم اور سرد ہواؤں کا عمل دخل ہے جن سے جسم تحلیل ہوتا ہے اس اثر پذیری کے پیش نظر قدرت نے کھانے کے عمل کو رکھ دیا ہے۔باقی جب اللہ نے آسمانوں میں اٹھالیا۔بس اس کا کھانا پینا تسبیح وتہلیل ہے۔"

حضرت امام شعرانیؒ نے اس کے بعد خلیفہ الخراد نامی ایک بزرگ کا واقعہ بھی نقل کیا ہے اور بتایا ہے کہ شیخ ابو طاہر اس واقعہ کے عینی گواہ ہیں کہ :"مکث لایطعام طعاما منذثلث وعشرین سنة وکان یعبداللّٰہ لیلا ونهارا من غیر ضعف ۔"

وہ 23 سال تک مسلسل اس حال میں رہے کہ کھانا بالکل نہیں کھاتے تھے۔رات دن عبادت میں مصروف رہتے تھے اور ان پر کمزوری کا کوئی اثر نہ تھا۔(یعنی عبادت ہی ان کی غذا بن گئی تھی)

آپ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ :

" فلا یبعد ان یکون قوت عیسی علیه السلام التسبیح والتهلیل ۔ الیواقیت ج۲ ص۱٤٦"ترجمہ :..........."یہ بات کچھ بھی مستبعد نہیں کہ آسمان پر عیسیٰ علیہ السلام کی غذا تسبیح وتہلیل ہو۔"

نوٹ : مرزا غلام احمد قادیانی تسلیم کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمانی زندگی وہاں کے موافق

ہے۔ ظاہر ہے کہ جب فرشتوں کی خوراک تسبیح وتہلیل ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوراک بھی وہی ہے۔

مرزاغلام احمد قادیانی لکھتاہے کہ :

”مسیح اس عالم کو چھوڑ کر دوسرے عالم کے لوگوں میں جاملااور بلاکم وبیش انہیں کی زندگی کے مواقق اس کی زندگی ہے۔“(ازالہ اوہام روحانی خزائن ج ۳ ص ۵۰۷)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی

قرآن کریم نے اس بات کی بھی خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وجود علامات قیامت میں سے ہے۔اس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں :” وانه لعلم الساعة فلا تمترن بها • سورة ذخرف ٦١“ یہ آنا زمین سے نہیں آسمان سے ہوگا۔ آپ کی ولادت نہیں ہوگی بلکہ نزول ہوگا اور احادیث میں اس کی بے شمار نشانیاں بتائی گئی ہیں۔ آپ اپنی آمد ثانی پر اس دنیا میں چالیس پنتالیس سال کے قریب رہیں گے اور اسلام کا پرچم چہار دانگ عالم پر پھیلائیں گے ہر جگہ اسلام کی حکمرانی ہوگی اور شریعت محمدیہ کا نفاذ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ہاتھوں دین محمدی کو دیگر سب ادیان پر غالب کردے گا اور اس وقت اسلام کے سوا دنیا کے تمام مذہب مٹ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی آیت کریمہ :” هوالذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله “میں اسی کی خبر دی ہے۔

مرزاغلام احمد قادیانی نے بھی اس کا اقرار کیا ہے کہ قرآن کریم کی یہ پیشگوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر پوری ہوگی۔اس نے لکھاہے کہ :

”یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ اور دین اسلام کا (اس آیت میں) وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔“(براہین احمدیہ حصہ ۴ ص ۵۹۳)

مرزاغلام احمد قادیانی نے اس تحریر میں اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے اور آپ کا نزول قرآن کریم کی مذکورہ آیت کی رو سے ہوکر رہے گا اور قرآن کی بیان کردہ پیشگوئی آپ کے ہاتھوں پوری ہوگی پھر اس نے یہ بھی مانا ہے کہ یہ پیشگوئی اول درجہ کی ہے۔اس نے لکھاہے کہ :

”مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی ایک اول درجہ کی پیشگوئی ہے جس کو سب نے بالاتفاق قبول کرلیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیشگوئیاں لکھی گئیں ہیں کوئی پیشگوئی اس کے ہم پلہ اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی۔ تواتر کا اول

درجہ اس کو حاصل ہے۔" (ازالہ اوہام، روحانی خزائن ج ۳ ص ۴۰۰)

مگر جب مرزا غلام احمد قادیانی نے خود مسیح موعود بننے کا ڈرامہ رچایا تو اس کے لئے یہ دعویٰ ضرور تھا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ قرار دے۔ چنانچہ اس نے دعویٰ کیا کہ خدا نے اسے الہام کیا ہے کہ مسیح موعود فوت ہو چکے ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی خود مسیح ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی وفات کا عقیدہ کی عمارت قرآن اور احادیث پر مبنی نہیں۔ اس کی عمارت اس کے من گھڑت الہام پر کھڑی کی گئی ہے اور افسوس کی بات یہ ہے کہ قادیانیوں نے اسے مسیح موعود مان کر اپنی آخرت برباد کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

نزول مسیح کا عقیدہ ایمانیات میں سے ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قرآن کریم اور احادیث متواترہ نیز اجماع امت سے بھی ثابت ہے اور ہر دور کے مسلمانوں نے اس عقیدے کو اپنے ایمان کا جزء مانا ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہؒ نے فقہ اکبر میں اسے عقائد کی فہرست میں جگہ دی ہے:

"ونزول عیسیٰ علیه السلام من السماء وسائر علامات یوم القیام علی ماوردت به الا خبار الصحیحة حق کائن۔ شرح الفقه الاکبر ص۱۳۶" ترجمہ:......... "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا اور وہ تمام علامات قیامت جیسا کہ احادیث صحیحہ ان میں وارد ہوئی ہیں سب حق ہیں۔ ضرور ہوں گی۔"

حضرت امام ابوالحسن الاشعریؒ اہل حق کے عقائد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"الا جماع الثانی والا ربعون واجمعوا علی ان شفاعة النبی لاهل الکبائر......... وعلی ان الایمان بما جاء من خبر الا سراء بالنبی صلی الله علیه وسلم الی السموات واجب وکذلك ماروی من خبر الدجال ونزول عیسی ابن مریم وقتله الدجال۔ رساله اہل المغرص۲۸۸"

بیالیسواں اجماع اہل سنت کا اس بات کا اجماع ہے کہ اہل کبائر کے لئے حضور ﷺ کی شفاعت برحق ہے۔ نیز اس بات پر بھی ان کا اجماع ہے کہ آنحضرت ﷺ کے واقعہ معراج پر ایمان لانا واجب ہے اسی طرح ان احادیث پر بھی ایمان لانا واجب ہے جو خروج دجال اور حضرت عیسیٰ بن مریم کے اترنے اور ان کے دجال کو قتل کرنے کے بارے میں آئی ہوئی ہیں۔

امام ابوبکر محمد بن حسین آجری نے بھی یہی بات کہی ہے کہ:

”الا یمان بنزول عیسیٰ بن مریم علیه السلام حکما عدلا فیقیم العـ ویقتل الدجال ۔ الشریع ص ۳۸۰“

حضرت امام طحاوی عقیدہ طحاویہ میں لکھتے ہیں کہ :

” ونومن بخروج الدجال ونزول عیسیٰ بن مریم علیهما السلام من السماء ۔ عقیدہ طحاویه ص ۱۳“

یہ صرف چند اکابر کے عقائد اور ان کے بیانات نہیں چودہ صدیوں کے اکابرین ایک ہی آواز لگاتے چلے آئے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا آسمان سے اترنا ایمانیات میں سے ہے اور اس عقیدہ کو ماننا ضروری ہے اور یہ عقیدہ کوئی اختلافی نہیں ہے۔

شیخ محی الدین ابن عربی نے کھل کر لکھا ہے کہ :

” لا خلاف فی انه ینزل فی آخر الزمان ۔ فتوحات مکیه باب ۷۳“ جاری ہے

اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ اس کا (بہتر) بدل عطا فرمائیں گے (القرآن)

مخیر اہل درد سے تعاون کی اپیل

برائے طلباء وطالبات علوم قرآنی کی معیاری درسگاہ

مدرسہ سراج الرحیم

نیو گلگشت کالونی ملتان کے قیام کیلئے 46 مرلہ پر واقع مکان کا 22,00000/- مبلغ بائیس لاکھ (رقم کی ادائیگی کی بقیہ مدت چار ماہ) میں سودا طے ہو چکا ہے

مخیر اہل درد کی خصوصی دعاؤں اور بھرپور مالی تعاون کی اشد ضرورت ہے

یہ تعاون یقیناً مخیر حضرات کیلئے مستقلاً صدقہ جاریہ ہوگا

دعاگو عبدالرحمٰن رحیمی

ترسیل زر کا پتہ: قاری عبدالرحمٰن رحیمی 184/3 نزد رحیم سینٹر حسین آگاہی ملتان

فون 547034

کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 1251-73 مدرسہ سراج الرحیم حبیب بینک نیل کوٹ برانچ گلگشت کالونی ملتان

آخری قسط

تحریر: مولانا فقیر اللہ اختر

حیات مسیح علیہ السلام اور قرآن کریم

تصدیق مرزا قادیانی

اس حدیث کی تصدیق وصحت سے مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی انکار نہیں بلکہ وہ تسلیم کرتا ہے کہ اس پیشگوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ: ”فیتزوج ویولد له“یعنی وہ مسیح موعود جس کے نزول کا وعدہ دیا گیا ہے بیوی کرے گا اور نیز صاحب اولاد ہوگا۔(انجام آتھم ضمیمہ ص ۳۲۲)

اس اقتباس سے واضح ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اس حدیث کی صحت میں کوئی شک نہیں کیا بلکہ اس میں جس امر کا ذکر ہے اسے تسلیم کیا ہے۔ حدیث اپنے مفہوم میں بڑی واضح ہے جس کی تاویل ممکن نہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی سے جب اس حدیث کا کوئی جواب نہ بنا تو اس نے اس حدیث کو اپنے حق میں دلیل بنا لیا۔ تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ:

”اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہو اور اولاد سے مراد خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی ہے۔“(انجام آتھم ضمیمہ ص ۳۲۲)

مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ تاویل آیت کریمہ اور حدیث مبارکہ کی روشنی میں قطعاً غلط ہے۔ آیت کریمہ میں ہر ایک رسول کے بارہ میں خبر ہے کہ وہ اہل وعیال والے تھے۔ چونکہ ان میں حضرت مسیح علیہ السلام اہل وعیال والے نہیں تھے۔ حدیث میں آئندہ زمانہ میں ان کے اہل وعیال ہونے کی اطلاع اور پیشگوئی ہے۔ اگر اس حدیث میں اہل وعیال سے مراد خاص نشانی بھی لی جائے تو اس کا اطلاق تب بھی حضرت مسیح علیہ السلام پر ہوگا نہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی پر کیونکہ نزول فرمانا اور پھر دوبارہ عام انسانوں کی طرح زندگی کا

آغاز کرنا یقیناً بہت بڑا نشان ہوگا۔ جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی شادیوں میں کوئی خاص نشان نہیں پایا جاتا وہ تو عام لوگوں کی طرح ہوتی ہیں جس سے واضح ہے کہ اس حدیث میں پیشگوئی کے مصداق مرزا غلام احمد قادیانی نہیں بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام ہی ہیں۔

فرشتوں نے جب حضرت مریم علیہ السلام کو مسیح علیہ السلام کے پیدا ہونے کی بشارت سے نوازا توانہوں نے ساتھ ہی حضرت مسیح علیہا السلام کے کچھ اوصاف بھی بیان کر دیئے۔ جیسا کہ فرمایا:

"وجیھاً فی الدنیا والا خرۃ ومن المقربین ۰ ویکلم الناس فی المھد وکھلا ومن الصالحین" ترجمہ:......﴿وہ دنیا اور آخرت میں معزز اور مقربین میں سے ہوگا اور وہ گود اور بڑھاپے میں باتیں کرے گا اور وہ نیک لوگوں میں سے ہوگا۔﴾

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی والدہ محترمہ کی گود میں کلام کیا جس کی تفصیل اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمائی ہے کہ مسیح کے پیدا ہونے کے بعد مریم صدیقہ ان کو اٹھا کر اپنی قوم کے پاس لائیں تو قوم نے کہا رے مریم! تو نے بہت برا کام کیا ہے۔ اے ہارون کی بہن! نہ تو تیرا باپ غلط کار تھا اور نہ تیری والدہ بدکار تھی۔ حضرت مریم نے ان باتوں کا جواب دینے کی بجائے اس نومولود بچے کی طرف اشارہ کیا۔ تو اس پر قوم کہنے لگی کہ ہم اس نومولود بچے سے کیسے کلام کریں گے جو ابھی گود میں ہے تو حضرت مسیح علیہ السلام بول اٹھے:

"قال انی عبداللّٰہ آتانی الکتاب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارک ماکنت اوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ مادمت حیا ۰ مریم آیت ۲۷ تا ۳۲" ترجمہ:......﴿میں اللہ کا بندہ ہوں اللہ نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے اور مجھے بابرکت بنایا ہے خواہ میں کسی جگہ بھی ہوں اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید فرمائی ہے میں جب تک زندہ ہوں﴾

رہا بڑھاپے میں کلام کرنا تو یہ قطعاً ثابت نہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام رفع الی السماء سے قبل بڑھاپے کی عمر کو پہنچے ہوں بلکہ اسلامی مصادر اور مسیح مصادر حضرت مسیح علیہ السلام کی رفع الی السماء تک کی عمر پچاس سال کم بتاتے ہیں۔ جب کہ مسیح علیہ السلام نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا:

"تمہارا باپ ابرہام (ابراہیم) میرا دن دیکھنے کی امید پر بہت خوش تھا۔ چنانچہ اس نے دیکھا اور خوش ہوا۔ یہودیوں نے اس سے کہا کہ تیری عمر ابھی پچاس برس کی نہیں کیا تو نے ابراہیم کو دیکھا۔ (یوحنا باب ۸)

جب یسوع خود تعلیم دینے لگا تقریباً تیس برس کا تھا(لوقاباب ۳ فقرہ ۲۳)اسلامی مصادر کے مطابق رفع کے وقت حضرت مسیح کی عمر ۳۳برس تھی۔

’’ ان عمرہ بلغ ثلاثا وثلاثین ثم رفع الیٰ السماء۰ تفسیر نیشا پوری برحاشیہ تفسیر طبری ص۱۹۹ج۳‘‘

ظاہر ہے کہ ۳۳برس کی عمر کہولت اور بڑھاپے کی نہیں ہوتی اور مذکورہ آیت میں’’کہلا‘‘ کے مصداق حضرت مسیح علیہ السلام نے کلام نہیں کیابلکہ جس سے واضح ہے کہ اس کی نوبت ابھی نہیں آئی بلکہ ان کو کہولت اور بڑھاپے میں کلام کرنا ہے۔وہ کب کلام کریں گے ؟۔اس کی تفسیر صحیح حدیث سے ملتی ہے کہ وہ دوبارہ نزول کے وقت ہوگا۔ جیساکہ پیچھے حدیث گزر چکی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام جب دنیا میں تشریف لائیں گے تو ۴۵برس تک زمین میں ٹھہریں گے۔گویاکہ حضرت مسیح کی عمر ۳۳+ ۴۵= ۷۸سال ہوگی اور یہ بلاشبہ بڑھاپے کی عمر ہے۔

امام ابن جریر(جوکہ عندالمرزامعتبر آئمہ حدیث سے ہیں)نے ابن زبیر سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا:’’ قد کلمھم عیسیٰ فی المھد وسیکلمھم اذا قتل الدجال وھو یومئذ کھلا ۰ تفسیر ابن جریرص۱۸۵ج۳‘‘حضرت مسیح علیہ السلام نے گود میں کلام کیا تھااور اسی طرح جب وہ دجال کو قتل کریں گے توکلام کریں گے اور وہ اس وقت بوڑھے ہوچکے ہوں گے۔

جس سے واضح ہے کہ حضرت مسیح کابڑھاپے میں کلام کرنابعد ازنزول ہوگا۔اگر ان کادنیامیں دوبارہ تشریف لانا تسلیم نہ کیا جائے تو پھر اس آیت کاکوئی معنی ومفہوم نہیں بنتا۔بلاشبہ حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کا نظریہ جس کی اس آیت سے تصدیق ہوتی ہے درست ہے اور ان کے عدم نزول کا نظریہ باطل ہے۔ اس لئے کہ اس نظریے سے اس آیت کی تکذیب لازم آتی۔

’’ ویعلمه الکتاب والحکمة والتورۃ والانجیل ورسولاً الیٰ بنی اسرائیل ۰ آل عمران ۴۸‘۴۹‘‘ترجمہ :......﴿اور اللہ (عیسیٰ بن مریم کو) کتاب اور حکمت‘ تورات اور انجیل سکھائے گا اور وہ بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوگا۔﴾

فرشتے نے جب مریم صدیقہ کوبچے کی بشارت دی تو ساتھ اس بچے کے چند اوصاف بھی بیان کئے جن میں مندرجہ بالاالفاظ بھی تھے کہ خدا عیسیٰ بن مریم کو کتاب وحکمت‘ توراۃ اور انجیل سکھائے گا۔ قرآن

مجید میں کتاب وحکمت کا لفظ عموماً قرآن وسنت پر بولا گیا ہے؟۔ ظاہر ہے کہ یہاں کتاب وحکمت سے مراد تورات اور انجیل تو نہیں ہو سکتی بلکہ ان کا تو الگ ذکر ہوا ہے بلکہ یہاں مراد قرآن وسنت ہے جب کہ سورۃ بقرہ آیت ۱۲۹٬۱۵۱٬۲۳۱٬ آل عمران آیت ۱۶۴٬ النساء آیت ۱۱۳٬ سورۃ احزاب آیت ۳۴٬ سورۃ جمعہ آیت ۲ میں یہ لفظ آیا ہے۔ وہاں مراد قرآن وسنت ہے۔

امام حسن بصری٬ امام قتادہ اور ابو مالک نے حکمت کا معنی سنت ہی کیا ہے۔ (ابن کثیر ص ۵۷۲ ج۱)

یہ تو واضح ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو تورات سکھا دی تھی اور انجیل ان کی طرف نازل فرمادی تھی۔ رہ گئی کتاب وسنت کی تعلیم تو ظاہر ہے کہ نزول کے بعد ہی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ان کی بعثت کے وقت نہ قرآن نازل ہوا تھا اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ سے سنت کا صدور ہوا تھا۔ بلکہ قرآن وسنت کے نزول کا زمانہ ان سے تقریباً چھ سو سال بعد کا ہے۔ (بخاری) مگر اللہ تعالیٰ نے ان سے قرآن وسنت کی تعلیم کا وعدہ فرمایا ہے تو یقیناً اس وعدہ کا ایفا اور آیت کریمہ میں پیشگوئی کے ظہور کے وقت ان کے نزول کے وقت ہی ہوگا۔

” ھوالذی ارسل رسوله بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کله ولو کرہ المشرکون ۰ الصف آیت ۹“ ترجمہ:...... ﴿اللہ تعالیٰ وہی ذات ہے کہ جس نے اپنے رسول کو ہدایت ودین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ دین الٰہی کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کرے۔ اگرچہ مشرک برا منائیں۔﴾

اس آیت مبارکہ سے واضح ہے کہ خدا نے دین اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غلبہ دینے کا وعدہ دیا ہے۔ چنانچہ حدیث مبارکہ میں صداقت ہے کہ یہ غلبہ حضرت مسیح ابن مریم کے زمانہ میں ہوگا۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رات اور دن کے فنا ہونے سے قبل لات اور عزیٰ کی پوجا کی جائے گی۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ جب آیت نازل ہوئی: ” ھوالذی ارسل رسوله بالھدیٰ ودین الحق.......... الخ“ تو میں نے یہ خیال قائم کرلیا تھا کہ بت پرستی کا خاتمہ ہونے والا ہے (اور آئندہ کبھی بت پرستی نہ ہوگی) آپ ﷺ نے فرمایا! ایسا ہی ہوگا جب تک خدا چاہے گا (حضرت مسیح کے نزول کے بعد) پھر خدا ایک خوشبودار ہوا کو بھیجے گا جو ہر اس شخص کو فنا کردے گی جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا اور صرف وہ شخص باقی رہ جائیں گے جن میں نیکی نہ ہوگی۔ آخر یہ لوگ اپنے آباء کی طرف لوٹ جائیں گے (مسلم بحوالہ مشکوٰۃ باب لاتقوم الساعة الا

علی شرار الناس) مزید وضاحت اسی باب کی اس حدیث کے ساتھ والی حدیث سے ملتی ہے جس کے راوی عبداللہ بن عمرؓ ہیں۔ فرمان رسول ہے کہ :"خدا عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا پھر سات سال مسلمانوں پر ایسے آئیں گے کہ کسی دل میں رنج و بغض، حسد و عداوت نہ ہو گی۔ پھر خدا ایک پاک ہوا کو بھیجے گا جو ہر مومن کو قبض کر لے گی اور باقی شریر رہ جائیں گے۔ تب ان پر قیامت قائم ہو گی۔(مشکوٰۃ)

مرزا غلام احمد قادیانی کی تائید

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ :"ھوالذی ارسل رسوله بالھدی ودین الحق لیظھره علی الدین کله" یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔(براہین احمدیہ از مرزا غلام احمد قادیانی حصہ چہارم ص ۴۹۸ تا ۴۹۹)

یہاں پر قادیانی حضرات اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جب براہین احمدیہ لکھی تو وہ اس وقت نبی نہ تھے بلکہ یہ ان کا رسمی عقیدہ تھا کہ حضرت مسیح زندہ ہیں اور وہ دوبارہ دنیا میں نازل ہوں گے۔ جب ان کی طرف خدا تعالیٰ نے الہام کیا تو اس وقت انہوں نے وحی کے مطابق اس عقیدے کی تردید کر دی اور اعلان کیا کہ مسیح فوت ہو چکا ہے۔ اس اعتراض کا جواب مختصر یوں ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بقول وہ براہین احمدیہ کے وقت رسول اللہ ﷺ

بحوالہ ایام الصلح اردو ص ۷۵ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے مولف نے ملہم ہو کر براہین احمدیہ بغرض اصلاح تالیف کی۔(اشتہار برائے براہین احمدیہ ملحقہ کتاب سرمہ چشم آریہ)

مسئلہ حیات مسیح اور حدیث مبارکہ

حدیث نمبر ۱ :...... حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ لیلۃ المعراج میں انبیاء سے ملے۔ عیسیٰ علیہ السلام کی شکل عروہ بن مسعودؓ سے ملتی جلتی ہے۔(مسلم بحوالہ مشکوٰۃ باب ۳ بدا ء)

حدیث نمبر ۲ :...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال نکلے گا۔ پس وہ چالیس دن رہے گا۔(راوی نہیں جانتا کہ حضور ﷺ نے ۴۰ سال یا چالیس مہینے یا دن)

”فیبعث اللّٰہ عیسیٰ ابن مریم کانہ عروہ بن مسعود فیطلبہ فیھلکم“

ترجمہ :......﴿پس خدا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا وہ عروہ بن مسعود کے مشابہ ہوں گے۔ دجال کو تلاش کریں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔(مسلم بحوالہ مشکوٰۃ باب لا تقوم الساعۃ)﴾

مقام غور! دونوں احادیث کو ذہن میں رکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ پہلا عیسیٰ جو بنی اسرائیل کی طرف رسول بن کر آیا تھا وہ عروہ بن مسعود کا ہم شکل تھا اور آنے والا عیسیٰ جو دجال کو قتل کرے گا وہ بھی عروہ بن مسعود کی شکل کا ہوگا۔ یعنی نزول اسی مسیح کا ہوگا جو پہلے آیا تھا نہ کہ کسی مثیل مسیح کا۔

حدیث نمبر ۳ :...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ” ینتزل عیسیٰ بن مریم ویولد ویمکث خمسا واربعین سنۃ ثم یموت فیہ فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسیٰ بن مریم فی قبر واحد بین ابی بکرؓ وعمرؓ“ ترجمہ :......﴿عیسیٰ بن مریم زمین پر نازل ہوں گے۔ نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی۔ وہ ۴۵ برس تک دنیا میں قیام فرمائیں گے۔ پھر وہ وفات پائیں گے اور میری قبر کی ساتھ والی جگہ میں دفن کیے جائیں گے (قیامت کے دن) میں اور عیسیٰ بن مریم ایک قبر سے ابی بکرؓ و عمرؓ کے درمیان سے اٹھیں گے۔(مشکوٰۃ)﴾

حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر مبارک رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک سے ملی ہوئی ہوگی تو اس لحاظ سے یہ کہنا ٹھیک ہے کہ وہ میری قبر میں دفن ہوں گے۔

اس کی تائید مرزا غلام احمد قادیانی نے یوں بیان کی ہے کہ :” (ابوبکر و عمر) کو یہ مرتبہ ملا کہ آنحضرت ﷺ سے ایسے ملحق ہو کر دفن کیے گئے کہ گویا ایک ہی قبر ہے۔“(نزول المسیح ص ۴۷)

بعض اوقات فی کا معنی قریب کا بھی آتا ہے۔ جیسے :”من فی النار ۔ النمل آیت ۸“ یعنی موسیٰ علیہ السلام پر برکت نازل کی گئی جو کہ آگ کے قریب تھے نہ کہ اندر۔

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ :”اس حدیث کے معنی ظاہر پر ہی عمل کریں تو ممکن ہے کہ کوئی مثیل مسیح ایسا بھی آجائے جو آنحضرت ﷺ کے روضہ کے پاس مدفون ہو۔“(ازالہ اوہام ص ۱۹۱)

حدیث نمبر ۴ :...... حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ ابن صیاد کے متعلق صحابہؓ کو شک تھا کہ کہیں دجال نہ ہو۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے حکم دیں گے میں اسے قتل کر دوں :

”فقال رسول اللّٰہ ﷺ ان یکن ھو فلعت صاحب انما صاحبہ عیسیٰ ابن

مریم“ترجمہ :......﴿تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ دجال ہے تو اسے قتل نہیں کر سکتا اسے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام قتل کریں گے۔(مشکوٰۃ باب قصہ ابن صیاد)﴾

مرزاغلام احمد قادیانی کی تائید

مرزاغلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ :”آنحضرت ﷺ نے عمرؓ کو صیاد کے قتل کرنے سے منع کیا اور فرمایا اگر یہی دجال ہے تو اس کا صاحب عیسیٰ بن مریم ہے جو اسے قتل کرے گا۔ ہم اسے قتل نہیں کر سکتے۔ (ازالہ اوہام ص ۲۲۵)

حدیث نمبر ۵ :...... حضرت نواس بن سمعانؓ سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا......حدیث لمبی ہے)دجال اپنا فتنہ وفساد برپا کر رہا ہوگا :

”اذا بعث اللّٰہ المسیح ابن مریم فینزل عندالمنارۃ البیضاء شرقی دمشق • مسلم بحوالہ مشکوٰۃ ج سوم مترجم“ترجمہ :......﴿پس خدا نازل کرے گا مسیح بن مریم کو سفید منارہ دمشق کے شرقی طرف۔﴾

مرزاغلام احمد قادیانی اس حدیث کو بیان کرتا ہوا کہتا ہے کہ :”صحیح مسلم کی حدیث میں یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔“(ازالہ اوہام ص ۸۱)

”جس وقت وہ اترے گا اس کی زرد پوشاک ہوگی۔“(ازالہ اوہام ص ۲۱۸‘۲۱۹)

حدیث نمبر ۷ :...... حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

”کیف انتم اذا نزل ابن مریم منی من اسماء فیکم وامامکم منکم •“ترجمہ :......﴿تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جس وقت تم میں عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوں گے اور تمہارا ایک امام بھی اس وقت موجود ہوگا۔(کتاب الاسماء الصفات للبیہقی ج ۲)﴾

اس حدیث سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ آنے والا مسیح آسمان سے اترے گا جس سے مرزائیوں کی اس بارہ میں تمام تاویلیں باطل ہوجاتی ہیں۔

☆......☆......☆

بسلسلہ میں ایک احمدی تھا

پروفیسر منور احمد ملک

ایک مخلص احمدی کے ساتھ زیادتی

قادیانی جماعت کے افراد ایک دوسرے کے تعارف میں مخلص احمدی کا لفظ بہت استعمال کرتے ہیں۔اس سے مراد ایسا قادیانی ہے جو بغیر دیکھے بغیر تحقیق کے چابی والے کھلونے کی طرح ہر آواز پر لبیک کہے اور ہر کام میں' ہر میدان میں سر جھکائے کام میں جت جائے اور سب سے بڑی خوبی یہ کہ وہ ہر چندہ باقاعدگی سے ادا کرے۔اگر چندہ نہیں دیتا تو اس کا مخلص پن صفر ہو جائے گا۔ہر قادیانی بچے کو اطفال الاحمدیہ تنظیم کا ممبر بنا دیا جاتا ہے۔اس طرح آٹھ دس بچوں پر مشتمل ایک کمیٹی سی بن جاتی ہے جو قائد خدام الاحمدیہ کی نگرانی میں کام کرتی ہے۔

خدام الاحمدیہ تنظیم سولہ سال سے چالیس سال تک کی عمر کے افراد پر مشتمل ہوتی ہے۔اس میں بھی ایک مخلص عاملہ ہوتی ہے۔جو چودہ پندرہ افراد پر مشتمل ہوتی ہے۔ان عہدیداروں میں قائد مجلس' معتمد' ناظم عمومی' ناظم مال' ناظم اصلاح وارشاد' ناظم خدمت خلق' ناظم تعلیم' ناظم صحت جسمانی' ناظم صنعت وحرفت' ناظم تحریک جدید' ناظم وقف جدید' ناظم اطفال' ناظم تجنید' ناظم وقار عمل وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ان دونوں تنظیموں میں بائیس تیئس افراد شامل ہو جائیں گے۔

بچپن سے لے کر جوانی تک بلکہ بڑھاپے کے آغاز تک ان تنظیموں میں شامل رہنے والے جوان جماعت کی طرف سے مسلسل برین واشنگ کی صورت میں ایک ایسی سٹیج پر پہنچ جاتے ہیں جو ہر حکم کے ماننے کے لئے تیار رہتے ہیں۔چندہ دینا ہے وہ تو بہر حال دینا ہے۔اس کے لئے ہر قسم کی سختی برداشت کرلیں گے۔جماعتی علم ہو یا نہ ہو۔عہدیداروں کے ساتھ مکمل تعاون کرنا اپنے ایمان کا حصہ بنا لینا ہے اور یوں چندہ باقاعدگی سے دینے والا اور ہر قسم کی جماعتی سرگرمیوں میں حصہ لینے والا مخلص احمدی کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔اس تنظیم کے پاس ایجنڈا نہیں ہے کہ کیا کرنا ہے۔ماسوائے اس کے کہ لوگوں کو عبادت گاہ تک لانا ہے اور ان سے چندہ وصول کرنا یقینی بنایا ہے۔ناظم مال' ناظم تحریک جدید' ناظم وقف جدید اور قائد مجلس چندہ کی وصولی اور سو فیصد وصولی کے ذمہ دار ہیں۔

اب ایک قادیانی چندہ دینے کے ساتھ جماعتی کاموں میں حصہ لیتا ہے۔جلسے اور اجتماعوں میں وہ اپنے ذاتی کاموں کو چھوڑ کر 'اپنی پڑھائی اور کمائی کو چھوڑ کر شامل ہوتا ہے۔مرکز سے کوئی مربی 'انسپکٹر چندوں کی وصولی کی چیکنگ کا عملہ آئے تو اسے اپنا ذاتی مہمان سمجھ کر اس کے لئے اپنی حیثیت سے بڑھ کر خرچ بھی کرتا ہے۔ان کے ناز بھی اٹھاتا ہے۔اپنے تعلیمی اداروں میں اپنے کلاس فیلوز کی طرف سے ہتک آمیز رویہ بھی برداشت کرتا ہے اور نتیجتاً

ایک الگ تھلگ سمجے اور احساس کمتری میں مبتلا طالب علم کے طور پر گزارہ کرتا ہے۔ اپنی اس کمزوری کی وجہ سے وہ اپنی صلاحیتوں کو بہتر طور پر استعمال نہ کر سکنے کی وجہ سے علمی اور عملی ترقی میں پیچھے رہ جاتا ہے۔ اسے ہر طرف اپنے مخالف نظر آتے ہیں۔ وہ اپنا دائرہ احباب بہت محدود رکھتا ہے۔ وہ صرف اپنے قادیانی احباب کی تلاش میں رہتا ہے۔ سکول، کالج، دفاتر میں وہ صرف قادیانیوں سے ہی رابطہ رکھنے کی کوشش کرے گا۔ ظاہر ہے کہ قادیانیوں کی تعداد ایک فیصد سے بھی خاصی کم ہوگی۔ اس کے حلقہ احباب کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

وہ احساس کمتری اور احساس محرومی کی وجہ سے غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لیتا اور اکثر الگ تھلگ رہتا ہے۔ وہ جب تعلیمی سلسلہ کو ختم کر کے نوکری کی تلاش میں نکلتا ہے تو وہ اپنی محدود پبلک ریلشنگ کی وجہ سے نوکری کی تلاش میں مشکل کا سامنا کرتا ہے۔ اگر ملازمت مل جائے تو وہ ہم پیشہ افراد سے الگ تھلگ رہنے کی کوشش کرے گا اور اگر وہ مکس ہو بھی جائے تو جماعتی ٹریننگ اسے الگ رہنے پر مجبور کر دے گی۔ کیونکہ اسے بچپن سے ہی یہ سکھایا گیا ہے کہ غیر قادیانی کبھی بھی آپ کے دوست نہیں ہو سکتے۔ کسی بھی غیر قادیانی کو دوست بناؤ دوست بناؤ تو اسے تبلیغ ضرور کرنی ہے۔ اگر وہ تبلیغ نہ مانے تو چھوڑ دو۔ یہ بنجر زمین کی طرح ہے جس پر محنت بے کار جائے گی۔

اگر کسی قادیانی نے کسی غیر قادیانی کے ساتھ دوستی لگا بھی لی تو جب کبھی دوست کے کسی عزیز نے فوت ہونا ہے تو ان کی دوستی ٹوٹ جاتی ہے۔ کیونکہ اس قادیانی نے نہ تو جنازہ میں شامل ہونا ہے اور نہ ہی اس کے گھر تعزیت کے لئے جا کر فاتحہ وغیرہ پڑھنی ہے۔ بلکہ وہ اس انتظار میں رہے گا کہ دس دن زائد عرصہ گزر جائے تو جا کر فاتحہ پڑھے بغیر گزارہ ہو جائے۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں دوستی قائم رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ان حالات میں قادیانیوں کا محدود ہونا اور الگ تھلگ رہنا قابل فہم ہے۔ کوئی مخلص قادیانی کسی سیاسی جماعت، کسی مذہبی جماعت، کسی ویلفیئر ایسوسی ایشن یا کسی بھی عوامی فورم میں ایکٹو نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کی ذہنی اپروچ کو محدود کر دیا گیا ہے۔

اتنی ساری قربانیوں کے بعد ایک مخلص قادیانی کو کیا ملتا ہے؟۔ اگر وہ چندہ نہ دے تو ساری زندگی کی ریاضت کھوہ کھاتے اور اگر صرف چندہ دے تو بغیر ان ساری قربانیوں کے جماعت کے لئے قابل قبول نہیں۔ اس طرح تو ایک مخلص قادیانی کے ساتھ سراسر زیادتی ہوگئی۔ اس کی تمام محنتوں کا اسے کیا پھل ملا۔ ایک قادیانی جو صرف چندہ دیتا ہے وہ تو قادیانی جماعت کی نظر میں مقبول اور جو قادیانی ساری زندگی خوشیاں اور جذبات قربان کر دے مگر چندہ نہ دے سکے تو وہ ناقابل قبول بلکہ فضول۔ یہ ایک قادیانی کے ساتھ ظلم کی حد تک زیادتی ہے۔ اس کے باوجود ایک قادیانی کو یہ سمجھ نہیں آئے گی کہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ اسے پھر بھی سمجھ نہیں آئے گی یہ سارا نیٹ ورک چندہ جمع کرنے کے لئے ہے۔ ذرا سوچئے چندہ دیا تو مخلص قادیانی نہ دیا تو ختم۔ آپ قادیانی رہ ہی نہیں سکتے تو اصل کیا چیز ہے۔ چندہ، پیسہ، دولت، باقی قربانیاں یا اخلاص کھوہ کھاتے۔

ادارہ

مکتوبات اکابر

(1)

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی صاحبؒ

پکالاڑاں تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان میں بہت نیک سیرت بزرگ حضرت مولانا عبدالغفور تھے۔ انہوں نے حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی صاحبؒ سے خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے نام سفارشی خط تحریر کرالیا۔

محترمی و مکرمی خطیب پاکستان حضرت قاضی احسان احمد صاحب زید مجدکم

بعد از سلام مسنون۔ بحمد اللہ خیریت و عافیت ہے

اور آپ حضرات کیلئے طالب دعا۔

مولوی عبدالغفور صاحب میرے بزرگ متعلقین میں سے ہیں اور نہایت مخلص آدمی ہیں۔ انشاءاللہ پکالاڑاں میں جلسہ ہے

اور یہ مجھ سے سفارش طلب ہوئے ہیں گو مجھے کہنے کا حق نہیں کیونکہ آپ لوگ خود دینی جلسوں کا خیال رکھتے ہیں تاہم فقیر آپکو مجبور کرتا ہے کہ ان کے جلسہ کی مقررہ تاریخوں پر خود تشریف لاویں۔

اور فقیر کو شکریہ کا موقع دیں۔

محمد عبداللہ درخواستی
مہتمم مدرسہ عربیہ مخزن العلوم
خانپور

(2)

خیر مجسم حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ

جامعہ خیر المدارس ملتان کے بانی حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ نے خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کو سالانہ جلسہ خیر المدارس میں شرکت کا خط تحریر فرمایا۔

دفتر مدرسہ عربیہ خیر المدارس ملتان شہر پاکستان
۱۳۲۹ھ

مکرم و محترم جناب حضرت مولانا قاضی صاحب زید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ طلب خیریت مزاج کے بعد عرض ہے

کہ خیر المدارس کا جلسہ سالانہ امسال ۱۳-۱۴-۱۵ اکتوبر سنہ ۱۳۸۱ھ

بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہونا قرار پایا ہے۔

آنجناب کی خدمت عالیہ میں درخواست ہے کہ وقت پر تشریف آوری

کے وعدہ سے ممنون فرمایا جاوے۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ والسلام

احقر خیر محمد عفا اللہ عنہ مہتمم

۲۰ صفر ۱۳۸۱ھ

(3)

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود صاحبؒ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہر تین سال بعد انتخاب ہوتا ہے۔ امیر مرکزیہ آئندہ تین سال کے لئے مرکزی شوریٰ نامزد کرتے ہیں۔ امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے 1978ء

میں حضرت مولانا تاج محمود صاحبؒ کے رکن مرکزی مجلس شوریٰ ہونے کی تجدید فرمائی تو ضابطہ کی اطلاع حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ نے دی۔ اس کے جواب میں آپ نے تحریر فرمایا۔ (عکس)

MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NABUWAT

HEAD OFFICE MULTAN PAKISTAN

Tel: 73341 | Ref No. ________

Date 29.7.1978

محترم ناظم اعلیٰ صاحب مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان

السلام علیکم۔ آپ کا والا نامہ دربارہ کہ حضرت امیر مرکزیہ نے راقم کو مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی شوریٰ [illegible] میں تین سال کے لئے ممبر نامزد فرمایا ہے۔ اپنے آپ کو ہر لحاظ سے اس کا اہل نہ سمجھنے کے باوجود مجلس کی خدمت اور اس کا تعلق اپنے لئے باعث ثواب اور فلاح دارین سمجھتا ہوں۔ حق تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کے مطابق دین کی خدمت کرنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ میری طرف سے متعلقین اعلیٰ کا عرض ہے۔

والسلام

احقر تاج محمود غفرلہ

(4)

حضرت مولانا محمد ذاکر صاحبؒ جامعہ محمدی شریف

جامعہ آباد ضلع جھنگ کے نامور عالم دین حضرت مولانا محمد ذاکر صاحبؒ جامعہ محمدی کے بانی تھے۔ آپ 1970ء کے الیکشن میں قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ جمعیت علماء پاکستان سے آپ کا تعلق تھا۔ جید عالم دین تھے۔ بہت معتدل مزاج رکھتے تھے۔ 1974ء میں جب قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اس وقت آپ اسمبلی کے ممبر تھے۔ آپ کی گرانقدر خدمات ہیں۔ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی وفات کے سانحہ پر

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کے نام آپ نے ذیل کا تعزیت نامہ تحریر فرمایا۔

جامعہ محمدی
جھنگ (مغربی پاکستان)

عدد 4237 مورخہ ۱/۳/۷۲

JAMIA MUHAMMADI SHARIF
DISTT. JHANG
(W. PAKISTAN)

مخدوم ملت محترم مولانا لال حسین صاحب اختر و منتظمین مجلس ختم نبوت!

السلام علیکم۔

حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری (مرحوم) کی وفات کی المناک خبر سنکر دلی صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولانا مرحوم اسلاف کی یادگار تھے، دینی جذبات، ملی احساسات بالخصوص تحفظ ختم نبوت کی خدمات میں اپنی مثال نہیں رکھتے تھے۔ مرحوم نے سفر آخرت اختیار کر کے علمی و دینی دنیا میں جو خلا پیدا کر دیا ہے، اس کا خلا کا پر ہونا مشکل ہی نہیں محال نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کو کروٹ کروٹ جنت کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔

جامعہ میں یہ المناک اطلاع علی الصباح نو بجے دفتر میں آگئی۔ اور معصوم بچوں سے دعائے مغفرت کی گئی۔ اللہ منتظمین مجلس تحفظ ختم نبوت کو آپ کا مشن بدستور چلانے کی زیادہ سے زیادہ توفیق ارزاں فرمائے۔ تاکہ مرحوم کا مشن تحریک ہمیشہ زندہ رہے۔ اور دعا ہے کہ مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ خدام جامعہ مرحوم کے پسماندگان اور رفقاء کے ساتھ برابر کے شریک رنج و الم ہیں۔

والسلام دعاگو

(محمد ذاکر غفرلہ)

Nazim-i-Omoomi,
Jamia Muhammadi Sharif,
District Jhang.

(5)

حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی رکن حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ قادر الکلام خطیب تھے۔ قدرت نے آپ کو لحن داؤدی دیا تھا۔ وجد میں آکر قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو اجتماع پر جذب کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ جھاوریاں ضلع سرگودھا میں 10 محرم کو عموماً آپ کا بیان ہوتا تو شیعہ حضرات کے گھنٹوں تعزیے رک جاتے۔ وہ مولانا مرحوم کی تقریر کو اس انہماک سے سنتے تھے۔ حضرت امیر شریعتؒ ان سے بہت محبت فرماتے تھے۔ جب مجلس تحفظ ختم نبوت قائم کی گئی تو آپ بانی ممبران میں شریک تھے۔ عمر بھر اس عہد وفا کو نبھایا اور خوب نبھایا۔ چیچہ وطنی جامع مسجد میں مدتوں خطیب رہے۔ آپ نے جامع مسجد چیچہ وطنی میں جلسہ کے لئے خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کو یہ خط تحریر فرمایا۔ جو یہ ہے:

باسمہ سبحانہ

25 اپریل 1960ء از: چیچہ وطنی

صاحب العزۃ والکمال ذوالمجد والاحترام محترم بھائی قاضی احسان احمد صاحب زیدہ مجدہ وشرفہ

السلام علیکم!

کل چیچہ وطنی کے اکابر اور احباب میرے پاس آئے اور کہا کہ تم ہمارا وسیلہ بنو اور جناب قاضی احسان احمد صاحب کو جلسہ پر بلا دو۔ آپ کی بات وہ کبھی رد نہیں کریں گے۔ محترم بھائی! قاری صاحبؒ کی معیت اور جماعتی تعلق واقعی لوگوں کے لئے کافی ثبوت ہے مگر میں کون' میری کیا بضاعت کہ میں آپ کو مجبور کر سکوں۔ بامر مجبوری غلامانہ' خادمانہ' رفیقانہ' نیاز مندانہ تعلقات کی بناء پر عرض کئے دیتا ہوں کہ ایک دفعہ درخواست کو ضرور شرف بخشئے اور کمترین کی عزت افزائی کر کے یہاں کے احباب کے نزدیک میرا مقام عزت بنا دیجئے۔

بات بنتی ہے میری تیرا بگڑتا کیا ہے۔ 17/18/19 مئی انجمن اسلامیہ چیچہ وطنی کے جلسہ کی تاریخیں ہیں۔ تصنع نہیں' ناجائز خوشامد نہیں' میں یہاں کا خطیب ہوں آپ کے آنے سے خطامت میں جان پڑ جائے گی اور فقیر کی عزت کے نقارے بجنے لگ جائیں گے۔ گر قبول افتد زہے عزو شرف۔

العارض

عبدالرحمٰن میانوی

لیجئے اب خط کا عکس ملاحظہ فرمائیے۔

باسمہ سبحانہ

[illegible]

صاحب الغیرۃ والکمال - قدردان [illegible] محترم [illegible] جناب
قاضی احسان احمد صاحب زید مجدکم و شرفہ۔

السلام علیکم - [illegible]
[illegible] آپ کی بات کو وہ کبھی رد نہیں کر سکتے
[illegible]
[illegible] آپ کو [illegible]

[illegible]
[illegible] اور کمترین کی عزت افزائی
[illegible]

[illegible]
۱۷ - ۱۸ - ۱۹ [illegible] کی تاریخیں ہیں

[illegible]
آپ [illegible]
اور فقیر کی عزت [illegible]
گر قبول افتد زہے عز و شرف
[illegible] عبدالرحمٰن [illegible]

بقیہ: تبصرہ کتب

افادیت کو گہنا دیا ہے۔ مصنف نے عربی عبارات نقل کرنے میں جتنی سخاوت کی ہے ترجمہ کے لئے اتنا بخل سے کام لیا ہے۔ ترجمہ و حوالہ جات ساتھ لگا دیئے جائیں تو کتاب کی افادیت دوبالا ہو سکتی ہے۔ اپنے عنوان کے لحاظ سے جتنی اہمیت کی حامل یہ کتاب ہونی چاہئے تھی مذکورہ تسامحات نے اس کے حسن کو مات کر دیا ہے۔ کتاب کا عنوان ہے مقام حسینؓ و یزید۔ ظاہر ہے کہ سیدنا حسینؓ صحابی رسول کے مقابلے میں یزید کی پرکاہ کے برابر حیثیت نہیں۔ پھر اس کے ظلم و ستم، تعدی و نا انصافی نے اسے مسلمانوں کی نظروں سے گرا دیا ہے۔ آج کے بعض کھلنڈرے اس کی صفائی کے مفت کے وکیل بنے ہوئے ہیں۔ انہیں کے نظریہ باطل کو آشکار کرنے کے لئے یہ کتاب لکھی گئی ہے مگر اس کی بعض فنی کوتاہیوں نے اس سے استفادہ مشکل بنا دیا ہے۔ مصنف دور دراز کے رہنے والے ہیں۔ ان سے استدعا ہے کہ کسی عمدہ رسم الخط کے کمپیوٹر سے کتابت کرا کر بہتمام و کمال تصحیح کر کے کھلے کھلے خط میں اسے شائع کریں۔ تمام عربی کے تراجم کا اہتمام کریں۔ حوالہ جات سے مستند کریں تو یہ کتاب لائق مطالعہ ہو گی اور اپنے مضمون کا حق ادا کر سکے گی۔

تحریر: مولانا اللہ وسایا

حاصل مطالعہ

سورۃ اخلاص

ایک صحابیؓ نے سورۃ اخلاص سے اپنی محبت کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی (سورۃ اخلاص) محبت تجھے جنت میں داخل کرے گی۔ (مستدرک ج۱ ص۵۱۱)

نبی کا قائم مقام

حضرت شعبہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی اپنے وصال سے پہلے اپنی قوم سے کسی کو امام مقرر کر دیتا ہے۔ (مستدرک ج۱ ص۵۱۵)

یہ روایت سیدنا صدیق اکبرؓ کی امامت و نیابت و خلافت کی دلیل ہے۔

سنت رسول اللہ ﷺ کی دلیل شرعی

امیہ بن عبداللہ بن خالدؓ نے سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے کہا کہ مقیم کی نماز اور صلوٰۃ الخوف تو قرآن مجید میں (ان کے پڑھنے کا طریقہ) تو موجود ہے لیکن مسافر کی نماز کا تذکرہ قرآن مجید میں موجود نہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا آے بھتیجے ہماری طرف اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا تو ہم تو اسی طرح کریں گے جس طرح کہ آپ ﷺ کرتے ہیں۔ (مستدرک ج۱ ص۵۳۸)

فعل (سنت) رسول ﷺ مستقل حجت ہے۔

صحابہ کرام اور اتباع رسول ﷺ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن (خطبہ کے لئے) آپ ﷺ منبر پر تشریف لائے اور لوگوں سے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ اس وقت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ مسجد کے دروازہ پر تھے (یہ سنتے ہی) وہاں بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا ابن مسعودؓ اندر آجاؤ۔ (مستدرک ج۱ ص۵۷۷)

اچھے اور برے کی تمیز

حضرت ابی بکرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ لوگوں میں کونسا

آدمی اچھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جسے لمبی عمر نصیب ہو اور اعمال اس کے نیک اور اچھے ہوں۔ اس نے عرض کی کہ برا آدمی کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جسے لمبی عمر نصیب ہو اور اعمال برے اور بد ہوں۔ (مستدرک ج۱ ص۶۵۸)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ رب العزت جب اپنے بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے موت سے پہلے اعمال صالحہ کی توفیق مرحمت فرمادیتے ہیں۔ (مستدرک ج۱ ص۶۵۸)

بیمار کے لئے دعا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کے لئے جائے تو اس کے سر کی جانب بیٹھ کر سات دفعہ یہ پڑھے: "اسأل اللّٰه العظیم . رب العرش العظم ان یشفیک ."اس دعا کی برکت سے بیماری سے شفا نصیب ہوگی۔ شرط یہ ہے کہ اس کا وقت مقرر نہ آن پہنچا ہو۔ (مستدرک ج۱ ص۶۶۲)

دو بزرگوں کا واقعہ اور حدیث شریف

۱۹۷۴ء میں جب قادیانیوں کے خلاف امتناع قادیانیت قانون منظور ہوا اور قادیانیوں کی عبادت گاہوں (مرزاڑوں) میں ان کے لئے آذان ممنوع قرار دے دی گئی۔ ان دنوں جامعہ رشیدیہ ساہیوال کا سالانہ جلسہ تھا۔ قادیانی فائرنگ سے قاری بشیر احمد اور طالب علم شہید ہوگئے۔ سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے فقیر نے بھی جانا تھا۔ اس واقعہ کے باعث حاضری ضروری ہوگئی۔ رات ہی سفر کر کے حاضر ہوا۔ دن بھر جلوس، جنازہ، تدفین، ملزموں کی گرفتاری کے ضمن میں مصروف رہے۔ رات کو جلسہ عام تھا۔ عصر کے قریب وقت فارغ پاکر جامعہ رشیدیہ نمبر ۲ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ رائے پوریؒ کی عیادت وزیارت کے لئے قدرت نے توفیق بخشی۔ عصر کی نماز مدرسہ کی مسجد میں پڑھی۔ فارغ ہو کر جس کمرہ میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب فروکش تھے کی طرف روانہ ہوا تو راستہ میں ایک اجنبی نوجوان نے مصافحہ کیا۔ مصافحہ سے ہاتھ چھڑاتے ہی میں حضرت کے کمرہ میں داخل ہوا۔ میرے ساتھ وہ نوجوان بھی داخل ہوا۔ اسے دیکھتے ہی حضرت نے فرمایا کہ یہ کون آیا ہے۔ اسے نکال دو۔ میں سراپا حیرت واستعجاب فوری خیال ہوا کہ اس نوجوان کے کمرہ میں داخل ہوتے ہی ماحول میں ایسی تاریکی پیدا ہوئی جس سے حضرت فوراً آگاہ

ہوگئے اور اس نوجوان کو نکال باہر کیا۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ نے ملتان دفتر کے تمام رفقاء کے حالات دریافت فرمائے۔ رات کے حادثہ پر سراپا صبر و شکر بنے ہوئے تھے۔ قادیانی شرارتوں پر دل گرفتہ تھے۔ اتنے میں حضرت مولانا محمد ادریس انصاریؒ صادق آباد کے معروف نقشبندی شیخ آپ کی عیادت وطبع پرسی کے لئے تشریف لائے۔ مولانا انصاریؒ کو آپ نے اپنی خیر و خیریت بتائی تو مولانا انصاریؒ نے مولانا محمد عبداللہ صاحب سے فرمایا کہ حضرت اللہ رب العزت اپنے کسی محبوب بندے کو بلند وبالا مقام عنایت فرمانا چاہتے ہیں۔ وہ نہیں پہنچ پاتا تو اسے بیماری دے کر اس کا رفع درجات فرماتے ہیں۔ آپ کی بیماری تو آپ کے رفع درجات کا باعث ہے۔ مولانا محمد عبداللہ نے اپنے متعلق عجز وانکساری کے جملے کہے۔ مولانا انصاریؒ نے دعا کرائی۔ مجلس برخواست ہوگئی۔ کم وبیش آج تیس سال کے بعد مولانا انصاریؒ نے جو فرمایا تھا اسی کے متعلق حدیث شریف مل گئی۔ فالحمدللہ! جو یہ ہے:

" عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ ان الرجل تكون لله المنزلة عندالله فما يبلغها بعمل فلا يزال يبتليه بما يكره حتى يبلغه ذالك ."

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی آدمی (محبوب بندے) کا مقام ہوتا ہے جسے وہ اپنے اعمال سے حاصل نہیں کرپاتا تو اسے کسی مشکل امر (بیماری تکلیف دکھ) میں مبتلا کردیا جاتا ہے جس سے (اس کا رفع درجات ہوجاتا ہے۔) اور وہ اپنے مقام عالی کو پالیتا ہے۔ (مستدرک ج۱ ص۳۴۴)

حسن خاتمہ

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو آخری وقت لا الہ الا اللہ نصیب ہوگیا (سمجھ) وہ جنت میں داخل ہوگیا۔ (مستدرک ج۱ ص۳۴۷)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نصیب فرمائے۔ آمین! ثم آمین!

قبر میں میت رکھنے کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اپنے کسی مردہ کو قبر میں رکھو تو یہ پڑھو: " بسم الله وعلیٰ ملة رسول الله ." (مستدرک ج۱ ص۳۶۵)

قبر کی مٹی کی کشش

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کسی جنازہ کے ساتھ قبرستان تشریف لائے تو ایک قبر کے متعلق دریافت فرمایا کہ یہ کس کی قبر ہے۔ عرض کیا گیا کہ فلاں حبشی کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "لاالہ الااللہ • لاالہ الااللہ •" (دوبار) جس مٹی سے پیدا ہوا تھا وہ مٹی اسے اس قبر کے لئے کہاں سے کھینچ لائی ہے۔ (مستدرک ج۱ص ۳۶۶)

لوگوں سے مانگنا

آنحضرت ﷺ سے حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص لوگوں سے سوال (مانگنا) نہ کرنے کی مجھے ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

(مستدرک ج ۲ص ۳۶)

حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کبھی لوگوں سے کوئی سوال نہیں کیا۔ بلاوجہ وبلا ضرورت مانگنا تو بالکل نہ جائز ہے۔ جو ایسا کرتا ہے قیامت کے دن اس کے چہرہ پر گوشت نہیں ہوگا۔ اس کی اس بد حالی سے لوگوں کو معلوم ہوگا کہ یہ بلا ضرورت سوال کرنے والا ہے۔ البتہ جو ضرورت مند کسی شدید مجبوری کے تحت سوال کرتا ہے اس کی گنجائش تو ہے لیکن صبر کرے تو اس کا بہت زیادہ اجر ہوتا ہے۔ یہاں مد نظر رہے کہ دین پر عمل کرنے کا صحابہ کرامؓ میں کیا جذبہ تھا ادھر آپ ﷺ نے سوال کرنے سے منع کیا ادھر اسی دن سے صحابہ کرامؓ نے معمول بنالیا۔ پھر کسی سے ضرورت وبلا ضرورت لوگوں سے کبھی کچھ نہیں مانگا۔

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے سنایا کہ شجاع آباد کے معروف بزرگ حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ کے ایک خادم نے بتایا کہ حضرت کمزور تھے۔ سہارا سے چلتے تھے۔ مدرسہ سے گھر جارہے تھے کہ اسٹیشن پر ریل گاڑی کے پہنچنے کی آواز آئی۔ تو حضرت نے خادم سے فرمایا فقیر یہ کون سی گاڑی ہے اس نے کہا لنڈی ہنڈی۔ حضرت نے فرمایا لنڈی یہ تو گاڑی کا نام ہے۔ ہنڈی کا کیا ہے۔ خادم نے عرض کیا کہ یہ مہمل لفظ ہے حضرت نے فرمایا کہ میرے حضرت نے فرمایا تھا مہمل لفظ استعمال نہ کیا کرو۔ اس دن سے آج دس سال ہو چکے کبھی مہمل لفظ استعمال نہیں کیا۔ اللہ اکبر!

مولانا سید محمد ایوب قاسمی

مجلس تحفظ ختم نبوت ورنگل کے زیر اہتمام

سہ روزہ رد قادیانیت پروگرام

الحمد للہ! آج سے پانچ ماہ قبل محرم 1422ھ میں تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت پر مستقل طور پر کام شروع ہوا اور بتوفیق الٰہی ایک کمیٹی بنام "مجلس تحفظ ختم نبوت ورنگل" زیر نگرانی کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت تشکیل دی گئی جس کے صدر جناب حافظ ابرار احمد صاحب منتخب ہوئے اور احقر سید محمد ایوب قاسمی کو اس مجلس کا امیر منتخب کیا جبکہ ارکان میں ستر سے زائد نوجوانوں کے نام منتخب ہوئے جنہوں نے تحفظ ختم نبوت کا کام آگے بڑھانے پر عہد و پیمان کیا۔

مجلس کی سرگرمیاں

الحمد للہ! مستقل طور پر ہفتہ میں تین چار مرتبہ دیہاتوں میں متاثرہ مقامات کے دورے کئے گئے۔ ابتدائی سروے اور شہر ورنگل کے ساتھ ساتھ دیہی علاقوں میں گشت کرنے سے معلوم ہوا کہ تقریباً 35 دیہات قادیانیت سے متاثر ہیں۔ تقریباً 30 نوجوان اب تک قادیان سے تعلیم حاصل کر کے ورنگل اور اس کے اطراف میں قادیانیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اس نازک صورتحال کے پیش نظر مجلس تحفظ ختم نبوت ہنمکنڈہ کے مسلم نوجوانوں نے مسلسل موسم سرما اور گرما میں محنت شروع کی جس کے نتیجہ میں اب تک الحمد للہ! ایک سو چالیس خاندان قادیانیت سے تائب ہو کر دوبارہ مسلمان ہو چکے ہیں۔

کچھ عرصہ قبل مجلس کے صدر حافظ ابرار صاحب نے مجلس کی کارکردگی پر مشتمل رپورٹوں کو لے کر دار العلوم دیوبند کا سفر کیا اور کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند کے ذمہ داران حضرت مولانا قاری عثمان صاحب اور مولانا شاہ عالم گورکھپوری سے ملاقات کی۔ حالات اور کارکردگی سن کر حضرت قاری صاحب مدظلہ نے اطمینان کا اظہار فرمایا اور مفید مشوروں سے نوازا۔ سفر سے واپسی پر حافظ ابرار احمد صاحب نے اپنی مجلس کی میٹنگ بلائی جس میں کل ہند مجلس کی حوصلہ افزائی اور ہمت افزائی سے ہم سب کو باخبر کیا۔ میدان میں کام کرنے والے ساتھیوں کو کبھی کبھی ایسے مسائل اور حالات پیش آتے ہیں کہ قادیانیوں سے ملاقات پر سوال وجواب اور علمی بحثوں کی نوبت آجاتی ہے۔ اس لئے کل ہند مجلس کی رہنمائی کے مطابق یہ طے ہوا کہ اکثر وبیشتر کام کرنے والے

احباب دینی علوم سے پوری طرح واقفیت نہیں رکھتے۔ اس لئے ضروری ہے کہ دوچار نشستوں میں رد قادیانیت سے متعلق ان کی تربیت ہو جائے جس سے قادیانی پنڈتوں سے نمٹنے میں سہولت ہو گی۔ چنانچہ اس کے لئے حضرت مولانا شاہ عالم صاحب کو 15/16/17 جون میں ورنگل میں دعوت دینا طے ہوا اور فوری طور پر اس سلسلے میں دارالعلوم دیوبند دعوت نامہ روانہ کردیا گیا۔

جامع مسجد مدراسی میں بیان

پروگرام کے مطابق حضرت مولانا شاہ عالم صاحب 14 جون یوم جمعرات حیدر آباد پہنچے۔ جہاں سے آپ کو ورنگل لایا گیا۔ اگلے دن طے شدہ پروگرام کے مطابق مولانا موصوف کا پہلا بیان جامع مسجد مدراسی میں نماز جمعہ سے قبل ہوا جس میں تقریباً 25 منٹ میں آپ نے فتنہ قادیانیت کی حقیقت کو بہت ہی مختصر اور واضح انداز میں لوگوں کے سامنے اجاگر کیا۔ عوام و خواص کو اس بیان سے ماشاء اللہ خوب خوب فائدہ پہنچا۔ لوگ بہت متاثر ہوئے۔ جمعہ کی نماز کے بعد مسجد اور پھر اس کے بعد قیام گاہ ہنمکنڈہ پر شہر کے حفاظ و علماء کرام مسلسل مولانا موصوف سے استفادہ کرتے رہے۔

کریمیہ مسجد میں علماء کرام کی میٹنگ

بعد نماز عشاء کریمیہ مسجد میں حضرت مولانا فصیح الدین صاحب قاسمی کی زیر صدارت علماء اور حفاظ کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری کا تقریباً دو گھنٹہ حقیقت افروز بیان ہوا۔ اس میں مولانا موصوف نے فتنہ قادیانیت کے خدوخال سے واقف کرانے کے ساتھ ساتھ علماء آئمہ مساجد و ذمہ داران مدارس کو دردمندانہ اور پرسوز لہجہ میں احساس دلایا اور مختلف واقعات و نصائح کے ذریعہ سے قادیانی فتنہ کے تدارک و تعاقب کے طریقہ کار سے روشناس کرایا۔ مولانا کے اس بیان سے علماء اور ذمہ داران مدارس بے حد متاثر ہوئے۔ ہر ایک سامع نے اسی وقت یہ عزم کر لیا کہ اب ہم سب تن من دھن کی بازی لگا کر انشاء اللہ تحفظ ختم نبوت اور تعاقب قادیانیت کی خدمت انجام دیں گے۔

مولانا کے بیان کے بعد حضرت مولانا فصیح الدین قاسمی صاحب کا خطاب ہوا۔ آپ نے حاضرین کو یقین دلایا کہ اب تحفظ ختم نبوت کا کام انشاء اللہ مسلسل جاری رہے گا۔ حضرت مولانا شاہ عالم صاحب نے واقعی ہماری آنکھیں کھول دیں اور نہایت اچھے انداز میں ہمیں ہمارے فرائض کا احساس دلایا ہے۔ انشاء اللہ اب کام میں سستی اور غفلت نہیں آنے دی جائے گی۔ شب کا ایک بج چکا تھا قاسمی صاحب کے بیان کے بعد جناب حافظ ابرار صاحب نے

مجلس میں شریک حضرات کا شکریہ ادا کیا اور قاسمی صاحب کی دعاؤں پر اس نشست کا اختتام ہوا۔

شہر ورنگل میں رد قادیانیت پر پہلا تربیتی پروگرام

پہلی نشست 16 جون 8 بجے صبح سے مسجد ہنمکنڈہ میں منعقد ہونا طے تھا۔ الحمد للہ! وقت پر مجلس کے تمام اراکین اور میدان میں کام کرنے والے تمام نوجوان پہنچ چکے تھے۔ 8 بجے سے 2 بجے تک حضرت مولانا شاہ عالم صاحب کا تربیتی بیان ہوا۔ آپ نے اولاً قادیانیت کی تاریخ پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد قادیانیت کے کفریہ عقائد کو قادیانیت کے حوالے سے اجاگر کیا پھر قرآن واحادیث کی روشنی میں ان عقائد کا باطل ہونا واضح کر کے اخیر میں قادیانی فتنہ کے سدباب اور اس کے طور وطریق پر روشنی ڈالی۔ شرکاء کا ان مضامین سے دلچسپی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ نماز ظہر تک اس نشست کو مکمل ہونا تھا لیکن شرکاء کے اصرار پر بعد نماز ظہر پھر بیان شروع ہوا جس میں مسجد کے نمازیوں نے بھی بھرپور حصہ لیا اور 3 بجے تک پروگرام چلتا رہا۔

دوسری نشست

ٹھیک 4 بجے دوسری نشست کا آغاز ہوا۔ اس نشست میں مولانا نے تعین موضوع کے عنوان سے روشنی ڈالی جس میں قادیانیوں سے مناظرہ کے گر سکھلائے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی بدکردار زندگی اور اس کے موٹے موٹے کذبات 'جھوٹ بھی باحوالہ حاضرین کو یاد کرائے اور اس کی روشنی میں آپ نے بتایا کہ موضوع متعین کرانا ہی مناظرہ کی جان ہے۔ قادیانی ہمیشہ وہ موضوع متعین کرنا چاہتے ہیں جس سے مرزا غلام احمد قادیانی کی قلعی نہ کھلنے پائے اور اس کے بوئے ہوئے فتنہ کی حقیقت پر پردہ پڑا رہے۔ مسلمان مناظر کو چاہئے کہ ختم نبوت وحیات ووفات عیسیٰ کی علمی بحثوں سے صرف نظر کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کے شرمناک کردار وکریکٹر کو زیر بحث لائے تاکہ چند لمحوں میں بات واضح ہو جائے کہ مرزا غلام احمد قادیانی تو شریف انسان بھی ثابت نہیں ہو سکا چہ جائیکہ مہدی ومسیح وغیرہ۔

اخیر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ونزول پر بھی روشنی ڈالی اور نہایت سادہ انداز میں اس طرح اس مضمون کو ذہن نشین کرایا کہ حاضرین کو ہر طرح سے شرح صدر ہو گیا اور اس موضوع پر قادیانیوں کا مکروفریب واضح ہو گیا۔ آپ نے بتایا کہ سب سے پہلے مرزائیوں سے یہ معلوم کیا جائے کہ حضرت عیسیٰ کو کس نے مارا۔ آیا قرآن مجید نے یا احادیث نے یا مرزا قادیانی نے؟ مرزا قادیانی جب خود اس کا دعویٰ کرتا ہے کہ وفات عیسیٰ کا مسئلہ ایک راز تھا جس کو سوائے مرزا قادیانی کے کسی نے نہ جانا یہ بھید مرزا قادیانی ہی پر کھلا۔ چنانچہ بقول خود مرزا

قادیانی 52 سال تک حیات عیسیٰ کا قرآن وحدیث کی روشنی میں قائل رہا۔ جب معاملہ یہ ہے تو پھر قرآن وحدیث میں کیوں الجھایا جاتا ہے۔ ہونا یہ چاہئے کہ مرزا قادیانی کے الہامات کی روشنی میں اس مسئلہ پر بحث ہوگی نہ کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں' اور مرزا قادیانی اپنے بے شمار الہامات میں جھوٹا نکل چکا ہے۔ لہٰذا اس کے فتویٰ کے مطابق اس کی کسی بات پر اعتبار نہ کیا جائے گا۔ اور اگر قرآن وحدیث میں یہ معاملہ ہے اس میں یہ مضمون درج ہے خواہ اشارۃً کنایۃً ہی ہے تو مرزا قادیانی کا اس مسئلہ کو راز اور بھید کی بات بتانا اور سب سے پہلے خود جاننے کا دعویٰ کرنا غلط ٹھہرا۔ بہر کیف مرزا قادیانی جھوٹا ہی ثابت ہوتا ہے۔ چلتے چلتے تنگی وقت کے باوجود مسئلہ ختم نبوت پر مختصر وقت میں اس انداز سے روشنی ڈالی کہ قادیانیوں کا ناطقہ اس کی روشنی میں بند کر دینا تمام سامعین کے لئے آسان ہوگیا اور مرزائیوں کا اس مسئلہ پر مکروفریب بھی واضح ہوگیا۔ الحمد للہ! دوسری نشست قبل نماز عصر ساڑھے پانچ بجے بحسن وخوبی اختتام کو پہنچی۔ ان دونوں نشستوں میں کام سے جڑے ہوئے نوجوانوں نے بھرپور دلچسپی لی اور خوب خوب فائدہ اٹھایا۔ اخیر میں حضرت مولانا فصیح الدین قاسمی کی دعا پر یہ مجلس ختم ہوئی۔

اجلاس عام

بعد نماز عشاء حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رکن شوریٰ دارالعلوم دیوبند کی زیر صدارت تحفظ ختم نبوت ورد قادیانیت کے عنوان سے اجلاس منعقد ہوا جس میں مہمان خصوصی کے طور پر حضرت مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری' حضرت مولانا مفتی عبدالمغنی مہتمم مدرسہ تجوید القرآن حیدر آباد بھی مدعو تھے۔ جلسہ کے آغاز پر تعارفی تقریر بندہ (سید محمد ایوب قاسمی) نے کی جس میں مجلس تحفظ ختم نبوت ورنگل کی دو مہینوں کی مسلسل کارکردگی پیش کی۔ نیز دیہاتوں کے دوروں اور اس کے بہترین نتائج سے عوام وخواص کو باخبر کیا اور اخیر میں مناظرہ بدھارم کے بہترین نتائج سے سامعین کو باخبر کیا۔

واضح رہے کہ قادیانیوں سے مناظرہ موضع بدھارم میں قادیانیوں کے چیلنج پر ہوا تھا جس میں دارالعلوم دیوبند میں سے مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری اور مولانا محمد ادریس صاحب مبلغ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت تشریف لائے تھے۔ جبکہ قادیانیوں کی جانب سے رسول نامی قادیانی مربی نے نمائندگی کی تھی۔ تقریباً ایک گھنٹہ کے مباحثہ میں رسول نامی قادیانی پنڈت کو زبردست رسوائی اٹھانی پڑی تھی۔ گاؤں کے سرپنچ نے یہ فیصلہ سنایا تھا کہ قادیانی ہار گئے اس لئے اب انہیں گاؤں میں رہنے کا حق نہیں۔ چنانچہ قادیانیوں کے معلم کو فوری طور پر سرپنچ نے چلے جانے کو کہا اور اس کی جگہ ایک مسلمان معلم کا تقرر ہوا۔ اس مناظرہ کے نتیجہ میں گاؤں والوں کو ہدایت ملی اور پورے علاقہ کے مسلمانوں نے جو فتح حق کا نظارہ دیکھا تو اس کا ایک بہتر نتیجہ مرتب ہوا اور سب نے جان لیا کہ

قادیانیت ملک وملت کے لئے ایک فتنہ ہے جس کی وجہ سے اس علاقہ میں قادیانیت کا زور پارہ پارہ ہو کر رہ گیا ہے۔ الحمدللہ! آہستہ آہستہ قادیانیت سے متاثرہ افراد بلکہ وہ لوگ جو ایک عرصہ سے قادیانیت کے جال میں پھنسے تھے اب تائب ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔

بیان مفتی عبدالمغنی صاحب

کارگذاری رپورٹ کے بعد پہلا بیان حضرت مولانا عبدالغنی حیدر آبادی کا ہوا۔ حضرت موصوف نے ایمان وعقائد کی اہمیت اور افادیت کو اجاگر کرتے ہوئے بتایا کہ قادیانی فتنہ جو ایک سنگین فتنہ ہے اس کے سدباب کی طرف فوری طور پر توجہ نہ دی گئی تو آئندہ یہ ایک خطرناک فتنہ بن کر امت مسلمہ کی آزمائش کا سبب بن سکتا ہے۔ آپ نے حضور نبی پاک سرکار دو عالم ﷺ کی سیرت وسوانح کی کتابوں کو گھروں میں پڑھنے پڑھانے اور عملی طور پر اپنانے پر بھی زور دیا۔

بیان حضرت مولانا شاہ عالم صاحب

رد قادیانیت اور تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر حضرت مولانا شاہ عالم صاحب کا خصوصی اور انتہائی دلچسپ بیان ہوا جس میں مولانا موصوف نے پانچ باتوں پر روشنی ڈالی۔ نمبر ایک! یہ کہ نبوت کا کیا معنی ومطلب ہے۔ نمبر دو! یہ کہ نبی کسے کہتے ہیں۔ نمبر تین! یہ کہ ختم نبوت کا کیا معنی ومطلب ہے۔ نمبر چار! یہ کہ تحفظ ختم نبوت کا کیا معنی ومطلب ہے اور اس کی ضرورت کیوں ہے۔ پانچویں نمبر! پر آپ نے بتایا کہ تحفظ ختم نبوت کا ہم سے کیا تقاضا ہے اور ہمارے اوپر اس سلسلہ میں کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ان موضوعات پر سیر حاصل اور نہایت آسان عام فہم انداز میں مثالوں کے ذریعہ سے گفتگو کرتے ہوئے اخیر میں علماء' آئمہ مساجد اور ذمہ داران مدارس کو بھی نہایت دلنشین انداز میں احساس دلایا کہ مسجد کی امامت کے ساتھ عوام کے دین وعقائد کی اگر ذمہ داری نہیں نبھائی جاتی تو قوم گمراہ ہو کر رہ جائے گی اور اپنے فرائض سے پہلو تہی کرنے کی جیاد پر کل روز قیامت خدا کے سامنے ہم سے کچھ جواب نہ بن پڑے گا۔

آخری خطاب

اخیر میں حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب کا اختتامی خطاب ہوا جس میں آپ نے عوام وخواص کو پند ونصائح سے نوازتے ہوئے فتنہ قادیانیت سے بچنے اور بچانے کی تلقین کی اور آپ کی دعاؤں پر اس کامیاب اجلاس کا اختتام ہوا۔ اجلاس میں شرکاء کی تعداد توقع سے بہت زائد تھی۔ پورا زکریا فنکشن ہال بھرا ہوا تھا۔ الحمدللہ! تمام

شرکاء اجلاس نے اجلاس کی کامیابی پر ایک دوسرے کو بھرپور مبارکباد دی۔

پروگرام کا تیسرا دن

جمعہ ہفتہ کے پروگرام کے علاوہ تیسرے دن بروز اتوار دیہات کے متاثرہ علاقوں میں دورہ کرنے کا پروگرام تھا لیکن عوام و خواص اور شہر کے معززین کے اصرار پر دورہ کا پروگرام ملتوی کر کے حسب ذیل پروگرام بروقت ترتیب دیئے گئے۔

کمیٹی کے اراکین کی خصوصی میٹنگ

اتوار کے دن صبح دس بجے سے کمیٹی مجلس تحفظ ختم نبوت ورنگل کے ذمہ داران اور کارکنان پر مشتمل ایک مختصر میٹنگ ہوئی۔ حضرت مولانا باوجود اس کے کہ تھکے ہوئے تھے مگر آپ نے اپنی قیام گاہ پر ہی اراکین میٹنگ سے خصوصی خطاب کیا جس میں مجلس کے متعلق مفید مشورے دیئے اور اسی دوران کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند سے الحاق اور دوسری ذمہ داریوں کے سلسلے میں اراکین کو توجہ دلائی۔ نیز دفتر امور کی انجام دہی اور کام کرنے کے طور و طریق پر نہایت مفید مشورے دیئے جو اراکین اور کارکنان کے لئے انشاء اللہ! مشعل راہ ثابت ہوں گے۔

تعلیم یافتہ طبقہ میں ایک خصوصی پروگرام

نماز عصر کے بعد چونکہ تبلیغی مرکز میں بیان طے تھا اس لئے آپ سیدھے مرکز پہنچے اور یہاں سے فراغت کے بعد حیدر آباد کے لئے روانگی طے تھی لیکن قیام گاہ پر پہنچنے پر معلوم ہوا کہ شہر کے پڑھے لکھے نوجوان اس وقت جمع ہیں اور گزشتہ شب کا بیان سننے کے بعد انہوں نے اپنے آپ کو تحفظ ختم نبوت کی خدمت کے لئے وقف کر لیا ہے۔ اس لئے ان کا اصرار ہے کہ روانگی سے قبل انہیں کچھ نصائح اور کام کے طور و طریق سے نوازا جائے۔ نوجوانوں کے جذبہ کو دیکھتے ہوئے آپ نے ان کی دعوت قبول کر لی اور قیام گاہ پر ہی آپ نے نہایت محبت بھرے انداز میں اپنے نوجوان ساتھیوں سے خطاب کیا اور یہ بیان شب کے ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا۔ اس دوران آپ نے کئی مقامات کے دلچسپ واقعات سنائے جو ہم سب نوجوانوں کے لئے حوصلہ افزا ثابت ہوئے۔

دوشنبہ کی صبح نماز فجر کے بعد چار مینار ایکسپریس سے آپ حیدر آباد کے لئے روانہ ہوئے۔ اس طرح الحمدللہ! تمام پروگرام توقع سے زائد حسن و خوبی کے ساتھ انجام پائے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت ان پروگراموں کو قبول فرمائے اور ہر محب کے لئے اس کو ذریعہ نجات بنائے۔ آمین!!!

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

یوم ختم نبوت

7 ستمبر 1974ء اسلامیان پاکستان کے لئے ایک یادگار تاریخی دن کی حیثیت رکھتا ہے۔ آج سے 27 سال قبل اس تاریخ کو قومی اسمبلی پاکستان نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ حسن اتفاق سے اس سال 7 ستمبر کو جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم اور نائب امیر حضرت مولانا سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم کی اپیل پر یہ یادگار تاریخی دن یوم ختم نبوت کے طور پر منایا گیا۔ پشاور سے لے کر کراچی تک ملک کے تمام بڑے شہروں میں خطبات جمعہ پر مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کے کفریہ عقائد پر علماء اور خطباء کے مفصل بیانات ہوئے جس میں عوام کو باہم متفق رہنے کی ضرورت کا احساس دلایا گیا اور انہیں بتایا گیا کہ موجودہ دور کے ابھرنے والے فتنوں میں عیسائیت' این جی اوز اور قادیانیت تینوں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف گہری سازشوں میں مصروف ہیں۔ ہر مسلمان کا ان سے ہوشیار رہنا اور حالات پہ نظر رکھنا بہت ضروری ہے۔

پشاور میں حضرت امیر مرکزیہ کی تشریف آوری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سرحد نے یوم ختم نبوت کے سلسلہ میں پشاور کے تاریخی چوک قصہ خوانی بازار میں ایک عظیم الشان کانفرنس کا اہتمام کیا جس کی صدارت امیر مرکزیہ حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے کی۔ جس میں مناظر اسلام حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب' حضرت مولانا مفتی مجیب الرحمٰن صاحب' استاذ القراء حضرت مولانا قاری فیاض الرحمٰن صاحب اور مجاہد ختم نبوت مولانا نور الحق نور صاحب نے خطاب کیا۔ مقررین نے قادیانیت کی تاریخ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ مسلمانان ہند کے دور غلامی میں برطانوی انگریزوں کے زیر سایہ دجال قادیان مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹا دعویٰ نبوت کر کے قادیانی فتنہ کی بنیاد رکھی۔ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریروں میں اللہ جل شانہ' حضرات انبیاء کرام' رحمت دو عالم ﷺ' صحابہ کرامؓ اہل بیت اور مسلمانان عالم کے متعلق نہایت توہین آمیز کفریہ الفاظ لکھے ہیں۔ اس فتنے کا آغاز 1880ء سے ہوا جس پہ

ایک سو چالیس سالہ طویل زمانہ گزر چکا ہے۔ علماء اور مسلمانان ہند نے تحریر' تقریر' مناظروں اور مباحثوں کے ذریعہ انگریز کے اس خود کاشتہ پودا کاؤٹ کر مقابلہ کیا جس کے نتیجہ میں آج سے 27 سال قبل 7 ستمبر 1974ء کو اپنے کفریہ عقائد کی بناء پر خود مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کو ماننے والے اس کے دونوں گروہ لاہوری مرزائی اور قادیانی مرزائی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔ امت مسلمہ کی قربانیاں بارگاہ رب العزت میں قبول ہوئیں۔ اس کامیابی پہ ہم اپنے رب کریم کے حضور سر بسجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو فتنہ قادیانیت سے محفوظ رکھے۔

یوم ختم نبوت قبائلی قلاقہ جات میں

پشاور کی طرح کوہاٹ میں یوم ختم نبوت کے سلسلے میں 6 ستمبر بروز جمعرات ایک بہت بڑا جلسہ عام منعقد ہوا جس کی صدارت بھی امیر مرکزیہ دامت برکاتہم نے فرمائی۔ مقامی علماء کے علاوہ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کا اس اجتماع میں تحفظ ختم نبوت کی طویل جدوجہد کی تاریخی سرگزشت پر مفصل خطاب ہوا۔ نیز پورے صوبہ سرحد اور ملحقہ قبائلی علاقوں میں بھی اجتماعات ہوئے۔

یوم ختم نبوت لاہور کی پروقار تقریب

9 ستمبر بروز اتوار جامع مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن لاہور میں یوم ختم نبوت کے سلسلہ میں مجلس کے روح رواں اور امیر حاجی بلند اختر صاحب کی زیر نگرانی ایک جلسہ عام کا اہتمام کیا گیا۔ اپنی نوعیت کا یہ منفرد اور کامیاب ترین اجتماع تھا۔ 1953ء میں تحریک ختم نبوت کے دوران لاہور کے غیور مسلمانوں نے جنرل اعظم مارشل لاء کا مقابلہ کرتے ہوئے دس ہزار جاں نثاران ختم نبوت کی شہادت کا نظرانہ پیش کیا تھا۔ قادیانیوں کو 1953ء کے المناک اور ہولناک واقعہ کے بائیس سال بعد 7 ستمبر 1974ء کو جب غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو اہل لاہور کی شادمانی قابل دید تھی۔

یوم ختم نبوت گوجرانوالہ

گوجرانوالہ میں یوم ختم نبوت کے سلسلہ میں تمام مساجد میں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور مسلمانوں کے خلاف قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں پر مفصل خطابات ہوئے۔ یوم ختم نبوت کے سلسلہ میں ایک خصوصی تقریب بخاری ہال دفتر تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ میں منعقد ہوئی جس میں خطیب شہر مولانا زاہد الراشدی' جناب احسان الواحد' حافظ محمد ثاقب' سید احمد حسین زید' ڈاکٹر غلام محمد' میاں محمد اسماعیل اختر' مولانا فقیر اللہ اختر اور حلقہ ختم نبوت کے دیگر رفقاء نے شرکت کی۔ مولانا زاہد الراشدی نے اپنی گفتگو میں فرمایا کہ قادیانیوں نے دل و زبان سے

آج تک پاکستان کو تسلیم نہیں کیا۔ مرزا طاہر قادیانی لندن میں بیٹھ کر دستور پاکستان' نظریہ پاکستان اور سالمیت پاکستان کے خلاف مسلسل سازشوں میں مصروف ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ قادیانیت کے حوالے سے ہم بہت نازک مقام پر کھڑے ہیں۔ اس وقت محبت وطن تمام سیاسی اور مذہبی رہنماؤں پر یہ عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ حالات کے پیش نظر جذبات سے بالاتر ہو کر دفاع ختم نبوت اور دفاع پاکستان کی بھرپور جدوجہد کریں۔

یوم ختم نبوت بہاول پور

16 ستمبر بروز اتوار بعد نماز عشاء جامع مسجد الصادق میں ایک عظیم الشان سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب کہروڑ پکاوالوں نے کی۔ کانفرنس سے مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو' حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب' مولانا محمد اسماعیل صاحب' مولانا خدا بخش صاحب' اور مولانا محمد یوسف صاحب نے خطاب فرمایا۔ کانفرنس میں موجودہ حالات میں قادیانی گروہ کی سازشوں سے باخبر رہنے کے ساتھ ساتھ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ امریکی مفادات کے اعلیٰ کار بننے سے ملک وملت کو محفوظ رکھیں اور طالبان کے تحفظ کی جدوجہد میں فراخ دلی سے شامل ہوں۔ نیز ختم نبوت کے اجتماعات اور بیانات پنجاب کے دیگر شہروں میں بڑے اہتمام کے ساتھ ہوئے جس میں قصور' اوکاڑہ' ساہیوال' چیچہ وطنی' خانیوال اور رحیم یار خان کے اجتماعات خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

صوبہ سندھ میں یوم ختم نبوت

صوبہ سندھ کے مختلف مقامات پر 7 ستمبر بروز جمعہ عام شہروں میں علماء کے خصوصی بیانات ہوئے۔ سکھر مرکزی جامع مسجد میں مولانا خلیل احمد' منزل گاہ سکھر میں شیخ الحدیث مولانا مراد صاحب' مینارہ مسجد میں مولانا محمد حسین ناصر' نواب شاہ ریلوے مسجد میں مولانا ارشد صاحب' جامع مسجد ٹنڈو آدم میں علامہ احمد میاں حمادی' حیدر آباد میں علامہ نذر عثمانی گولارچی جامع مسجد میں مولانا محمد علی' بخاری مسجد میں مولانا عبدالستار اور جامع مسجد کنڈیارو میں مولانا راشد مدنی نے خصوصیت کے ساتھ اپنے خطابات میں تحریک ختم نبوت کی جدوجہد پر روشنی ڈالی اور موجودہ صورت حال میں قادیانیوں کی تبلیغ کے نام پر خطرناک سرگرمیوں پر عوام کو متوجہ کیا۔

حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب کا تبلیغی دورہ سندھ

مولانا موصوف نے ماہ رواں کے درمیانی عشرہ میں جنوبی سندھ کا مفصل تبلیغی دورہ کیا۔ موصوف 10 اگست بروز جمعہ گولارچی پہنچے اور 20 اگست تک موصوف نے مختلف مقامات پر تبلیغی اجتماعات سے خطاب کیا۔ اس

کے ساتھ ساتھ موصوف نے مدارس عربیہ میں طلبہ کرام کو رد قادیانیت پر لیکچر دیئے۔ ان دس ایام میں موصوف گولارچی‘ چک نمبر 54‘ بدین‘ کھوسکی‘ شادی لارج‘ ماتلی‘ ٹنڈو غلام علی ٹکھڑی‘ ڈگری کے مقامات پر مسئلہ ختم نبوت‘ حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام‘ ظہور امام مہدی علیہ الرضوان کے عنوانات پر مفصل خطابات ہوئے۔

رد قادیانیت پر تربیتی نشست گوجرانوالہ

جامع مسجد مدنی گوجرانوالہ میں 18/19/20 ستمبر بروز منگل‘ بدھ‘ جمعرات بعد نماز عصر تا عشاء سہ روزہ رد قادیانیت تربیتی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب‘ حضرت مولانا خدا بخش صاحب‘ حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب کے بیانات ہوئے۔ عوام وخواص کی کثیر تعداد نے اس میں شرکت کی۔ علماء کرام نے اپنے اپنے خطابات میں قادیانیت کے کفریہ عقائد ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں کی تاریخی روداد پر روشنی ڈالی اور قرآن وحدیث کے دلائل سے مسئلہ ختم نبوت کی توضیح‘ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ونزول کی تشریحات بیان کیں۔ نیز گوہر شاہی اور یوسف کذاب جیسے نئے نئے فتنوں سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔

سیدوالا میں قادیانی اجتماع اور مسلمانوں میں اشتعال

سیدوالا ضلع شیخوپورہ میں قادیانی بہت بااثر ہیں۔ اسی گھمنڈ میں وہ بستی کے نوجوانوں اور مسلمان گھرانوں میں اپنے غلیظ نظریات کا پرچار کرتے رہتے ہیں۔ ان کی قدیم عبادت گاہ مسجد جیسی ہے جس سے علاقہ کے مسلمانوں کو دھوکہ اور فریب دیتے ہوئے اپنے کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔

گزشتہ ماہ 26 اگست کو انہوں نے اپنے مرزاڑہ میں قادیانی اجتماع رکھا اور لاؤڈ اسپیکر پر مرزا طاہر کا لندن سے پروگرام نشر کرنا شروع کیا۔ مسلمانوں نے دوبارہ پولیس کو اطلاع دی تو پولیس کی مداخلت سے پروگرام پھر رک گیا۔ دوسرے دن پھر قادیانیوں نے لاؤڈ اسپیکر پر تقاریر کو نشر کرنے کا پروگرام بنایا تو مسلمان جذبات سے مغلوب ہوگئے۔ اس طرح سیدوالا اور قریب بستیوں کے مسلمان کثیر تعداد میں جمع ہوگئے۔ یوں مسلمانوں اور قادیانیوں میں تصادم ہوتے ہوتے رہ گیا۔ پولیس انتظامیہ نے بہت تدبر کا ثبوت دیا اور چند شرانگیز قادیانیوں کو تھانہ بلوالیا۔ قادیانیوں کے اس اشتعال انگیز طرز عمل پر جو عرصہ سے وہ جاری رکھے ہوئے تھے مسلمانوں نے قادیانی عبادت گاہ کی مسجد جیسی ہیئت کو تبدیل کرنے کا فیصلہ کرکے محراب‘ مینار‘ ممبر‘ سب کا صفایا کردیا۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ قادیانیوں کو مسجد کی شکل پر مرزاڑہ بنانے سے روکے اور قادیانیت کی تبلیغ کا مکمل سدباب کرے۔

☆......☆......☆

ادارہ

قافلہ آخرت

جناب سلیم ملک کا انتقال پر ملال

پروفیسر منور احمد ملک کے والد بزرگوار جناب سلیم ملک گزشتہ دنوں انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کچھ عرصہ قبل اپنے پورے خاندان کے ساتھ قادیانیت سے تائب ہو کر انتہائی پکے' سچے اور مخلصانہ انداز سے دوبارہ حلقہ اسلام میں داخل ہوئے اور اپنے ایمانی جذبات کا خوب سے خوب تر شاکرانہ اظہار فرماتے رہے۔ پھر اپنے قدیم آبائی گاؤں محمود آباد علاقہ جہلم میں مسجد کے لئے جگہ وقف کی اور اس کی تعمیر میں بھرپور حصہ لیا۔ ان کی جدوجہد سے وہاں عالی شان مسجد تعمیر ہوئی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرخان کے حضرت مولانا عبدالمتین صاحب' مولانا مفتی محمود الحسن صاحب' جناب خالد مبین صاحب' جناب ذوالفقار صاحب اور ڈاکٹر برکت اللہ نے پروفیسر منور احمد ملک سے ان کے والد مرحوم کے انتقال پر تعزیت کی اور اظہار ہمدردی کرتے ہوئے دعا مغفرت کی۔ اللہ رب العزت مرحوم پر اپنا کرم فرمائیں اور ان کے حسنات کو قبول فرمائیں۔

جناب رضا محمد شیخ کا سفر آخرت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوں عاقل کے نائب امیر جناب رضا محمد شیخ گزشتہ دنوں اچانک انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اپنی نوعمری کے زمانہ ہی سے تحفظ ختم نبوت کی جدوجہد میں عملاً شریک ہوئے اور زندگی کے آخری لمحات تک مجلس کے لئے گرانقدر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ مرحوم کو حضرت امیر شریعتؒ' مجاہد ملت حضرت جالندھریؒ اور خطیب ختم نبوت حضرت قاضی صاحبؒ سے گہری محبت تھی۔ پنوں عاقل میں تینوں حضرات کی حاضری کے موقعہ پر رضا محمد شیخ کی مسرت وخوشی دیدنی ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے بزرگوں کی رفاقت اور صحبت نصیب فرمائیں۔ ان کے حسنات کو قبول فرمائیں اور ان کے پسماندگان کو صبر وجمیل کی توفیق سے نوازیں۔ ادارہ لولاک ہر دو خاندان کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے ان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور مرحومین کے لئے بارگاہ رب العزت میں رحمت ورضوان کا طلب گار ہے۔

ادارہ

تبصرہ کتب

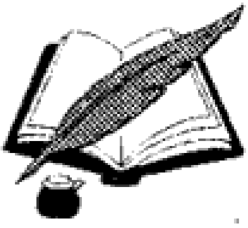

تبصرہ کے لئے
دو کتابوں کا آنا
ضروری ہے

نام کتاب : براہین اہل سنت دو حصے (کامل)

مصنف : حضرت علامہ دوست محمد قریشیؒ

صفحات : 471

قیمت : درج نہیں

ملنے کا پتہ : کتب خانہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

حضرت مولانا دوست محمد قریشیؒ محقق عالم دین، بزرگ رہنما، نامور خطیب اور مناظر اسلام تھے۔ تنظیم اہل سنت پاکستان کے بانی رہنماؤں میں سے تھے۔ عمر بھر اس پلیٹ فارم سے کلمہ حق ادا کرتے رہے۔ آپ کی تقریر میں اہل حق کی شیروں والی للکار اور تحریر میں علماء محققین کی شان نمایاں پائی جاتی تھی۔ زیر نظر کتاب براہین اہل سنت کے دو حصوں کو ایک ساتھ یکجا شائع کیا گیا ہے۔ عرصہ سے یہ کتاب نایاب تھی۔ مکتبہ مجیدیہ نے شائع کر کے جہاں ایک دینی خدمت سرانجام دی ہے وہاں ایک بہت بڑی ضرورت کو بھی پورا کر دیا ہے۔ پہلے حصہ میں رافضی وخارجی واہل بدعت کے سوالات کے جوابات دیئے ہیں جو ایسے واضح اور مسکت ہیں جنہیں قبول کئے بغیر چارہ نہیں۔ دوسرے حصہ میں قادیانیوں، پرویزیوں کے اشکالات وتوہمات کا دفعیہ کیا ہے۔ کتاب کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے کوئی گوشہ ترک نہیں کیا۔ امید ہے کہ اہل علم قدردانی فرمائیں گے۔

نام کتاب : مخزن التوحید (شرک وبدعت کا آپریشن)

مصنف : مولانا سید محمد مقصود شاہ

صفحات : 607

قیمت : درج نہیں

ملنے کا پتہ : کتب خانہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

نام سے مضمون واضح ہے۔ عقیدہ توحید تمام سماوی ادیان میں جو مرکزیت رکھتا ہے وہ کسی اہل علم پر پوشیدہ

نہیں۔ جن گمراہ لوگوں نے اس کے بنیادی خدوخال کو مشکوک بنانے کی سعی لاحاصل کی ہے۔ ان کی بیخ کنی کے لئے مصنف نے کوشش کر کے اتنی ضخیم کتاب مرتب کر دی ہے۔ اللہ رب العزت مصنف' طابع وناشر کو بہت ہی جزائے خیر دیں۔ کتاب ہر اعتبار سے عمدہ طور پر شائع کی گئی ہے۔

نام کتاب	:	مکتوبات اکابر دیوبند
مصنف	:	مولانا نسیم احمد صاحب فریدیؒ
صفحات	:	134
قیمت	:	درج نہیں
ملنے کا پتہ	:	کتب خانہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

حضرت مولانا شاہ رفیع الدین دیوبندی سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند کے نواسہ نور الحق عثمانی دیوبندیؒ نے حضرت مولانا رفیع الدین صاحب کے نام آمدہ مکتوبات حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ' مولانا شاہ عبدالغنی مجددیؒ' مولانا محمد قاسم نانوتویؒ' مولانا رشید احمد گنگوہیؒ' مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ' کل 29 مکتوبات اور دیگر حضرات کے نام آمدہ مکتوبات حضرت شاہ رفیع الدینؒ' مولانا شاہ عبدالغنیؒ' مولانا محمد میرٹھیؒ' شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسنؒ' مولانا مفتی عزیز الرحمنؒ' حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کل 23 مکتوبات کو ایک ساتھ اس کتاب میں جمع کیا۔ حضرت مولانا محمد نسیم احمد فریدی امروھوی نے اس 52 مکتوبات اکابر پر نظر ثانی فرمائی۔ تمام مکتوبات تصوف اور دین کے علوم کا خزینہ ہیں۔ علم معرفت کے لئے حضرت حاجی صاحب مہاجر مکیؒ اور حضرت تھانویؒ و مولانا محمد یعقوب نانوتوی کے خطوط تصوف کا خلاصہ ہیں۔ تحقیق اور مختلف مسائل کی شرعی حیثیت کے اعتبار سے حضرت شیخ الہند کا خط پوری کتاب کی جان ہے۔ اس کتاب کی افادیت وثقاہت کے لئے جن اکابر کے خطوط ہیں ان کے اسماء گرامی کافی ہیں۔ مکتبہ مجیدیہ نے اکابر کی اس محنت کو اسلامیان پاکستان تک پہنچانے کے لئے اشاعت کا فریضہ انجام دے کر دیوبندی مکتب فکر پر احسانات کی بارش کر دی۔

نام کتاب	:	مقام حسینؓ و یزید
مصنف	:	مولانا محمد حبیب اللہ قیصر احمد علوی
صفحات	:	111
ملنے کا پتہ	:	مکتبہ عثمانیہ نزد گورنمنٹ بوائز ہائی سکول جام پور ضلع راجن پور

زیر نظر کتاب' مولانا حبیب اللہ کی مرتب کردہ ہے جو بہت بڑے عالم ہیں۔ کمپیوٹر کی اغلاط نے کتاب کی

بقیہ : صفحہ 47 پر

بچوں کا صفحہ

مرزائیوں کے بڑے بھی پڑھ سکتے ہیں

”صاحبِ نصاب“

اشتیاق احمد

چند دن پہلے ایک نوجوان مرزائی سے ملاقات ہوئی، کہنے لگا، ثابت کریں عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں۔

میں نے اس سے کہا، یہ کیا مشکل ہے... ہمارے پاس واضح احادیث موجود ہیں۔

کہنے لگا: ہمارے پاس بھی ان سب باتوں کے جواب ہیں، یہ دیکھیے میرے پاس گجراتی کی پاکٹ بک ہے... اس میں ان تمام باتوں کے جواب موجود ہیں۔

میں نے کہا، اچھا چلیں بتائیں... اس سلسلے میں آپ کیا کہتے ہیں، اس نے پاکٹ بک کھول کر سوال پڑھا...

اگر عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں تو بتایئے کہ وہ زکوٰۃ دیتے ہیں یا نہیں... اس لیے کہ وہ صاحب نصاب تھے... زکوٰۃ دیتے ہیں تو کس کو... نہیں دیتے تو تارک زکوٰۃ ہوئے یا نہیں...

مجھے یہ سوال سن کر حیرت بھی ہوئی... اور ہنسی بھی آئی... ایسا سوال پہلی بار سامنے آیا تھا... خیر میں نے ان سے کہا... اگر اس سوال کا جواب سوال کے مطابق لینا چاہتے ہیں تو پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صاحب نصاب ثابت کرنا ہوگا... باقی باتیں بعد میں کرلیں گے... اس لیے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو تمام عمر پاؤں میں جوتی نہیں پہنی، اپنا کوئی گھر نہیں بنایا، نہ وہ کوئی کام کاج کرتے تھے، اس لیے کہ انبیا روزی نہیں کماتے رہے... ان کی روزی تو اللہ کے ذمے ہوتی ہے... لہٰذا پہلے آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا صاحب نصاب ہونا ثابت کریں۔ اگلی بات کا جواب بعد میں دیا جائے گا کہ انہیں آسمان پر زکوٰۃ دینے کی ضرورت ہے یا نہیں... دنیا کے اور آسمان کے نظام میں کوئی فرق ہے یا نہیں، وہاں اور یہاں کے اوقات کیا ایک جیسے ہیں اور یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام اس دنیا کے اعتبار سے آسمان پر کتنی دیر ٹھہرے کہ وہاں زکوٰۃ دینے کا سوال پیدا ہوتا، اس لیے کہ احادیث کے مطابق جب انہیں اٹھایا گیا، اس وقت انہوں نے غسل کیا تھا، اور بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے... جب ان کا نزول ہوگا تو بھی بالوں سے قطرے ٹپک رہے ہوں گے... اس لحاظ سے تو انہیں وہاں کتنا وقت ٹھہرنا پڑا... یہ آپ سے بعد میں پوچھیں گے... پہلے صرف صاحب نصاب ہونا ہی ثابت کردیں

وہ یہ وعدہ کرکے چلا گیا کہ اس بات کا ثبوت لا کر دکھاؤں گا۔ ابھی تک تو آیا نہیں... آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا...

فرما گئے یہ ہادی
لا نبی بعدی
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام
مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی
چناب نگر
خان محمد
شاہ نفیس الحسینی
سالانہ
ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس
نامور علماء و مناظرین و مبلغین فن لیکچر دیں گے
بتاریخ
5 شعبان تا ۲۸ شعبان ۱۴۲۲ھ
بمطابق
23 اکتوبر تا 14 نومبر 2001ء
کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کے لیے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے ۔ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش، خوراک، نقد وظیفہ منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا ۔ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا۔ کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی۔ نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب اور نقد انعام دیا جائے گا ۔ داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے
حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
دفتر مرکزیہ حضوری باغ روڈ ملتان
061/514122 04524/212611

Monthly ***Laulak*** Multan Regd. No. M-108

اسلام زندہ باد — ختم نبوۃ زندہ باد

بمقام

مسلم کالونی چناب نگر

11 12 اکتوبر ۲۰۰۱ء

۲۳ ۲۴ رجب ۱۴۲۲ھ

بروز جمعرات جمعۃ المبارک

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

۲۰ ویں سالانہ دو روزہ عظیم الشان

ختم نبوۃ کانفرنس

زیر صدارت

مخدوم المشائخ حضرت مولانا خواجہ **خان محمد** صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عنوانات

- توحید باری تعالیٰ
- سیرت خاتم الانبیاء
- مسئلہ ختم نبوۃ
- حیات عیسیٰ علیہ السلام
- عظمت صحابہ و اہل بیت
- اتحاد امت

ردِ قادیانیت اور جہاد جیسے اہم موضوعات پر

علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

نوٹ

سالانہ ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں ۵ شعبان تا ۲۸ شعبان منعقد ہوگا۔ ان شاء اللہ

دفتر مرکزیہ **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت** حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

فون نمبرز
ملتان— 061/514122
چناب نگر— 04524/212611